Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِ ہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 41

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

17 رشوال 1430 ہجری، 8 راخاء 1388 ہش 8 را کتوبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیْنَ صَبَرُواابْتِغَاءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَاَقَامُواالصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْامِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّاوَّعَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُ وْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُوْلٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبٰٓئِھِمْ وَ اَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِنْ کُلِّ بَابٍo سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ (سورۃ الرعد: ۲۳۔۲۵)

ترجمہ: ”اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور (جو) بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے (رہتے) ہیں انہی کیلئے اس گھر کا (بہترین) انجام (مقدر) ہے۔ یعنی مستقل رہائش کے باغات۔ جن میں وہ (خود بھی) داخل ہوں گے اور ان کے بڑوں اور بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ) جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی (اس میں داخل ہوں گے) اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے پس (اب دیکھو کہ تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے“۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... ”حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اس کیلئے خیر کا موجب ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔“ (مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ کلہٗ خیر)

☆...... ”حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والا قطرہ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری تعالیٰ کے نتیجے میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی اللہ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کرکے پیتا ہے اور اس طرح اللہ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں وہ پیتا ہے“۔ (منصف ابن ابی شیبۃ جلد ۷ صفحہ ۸۸)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”ہماری جماعت کیلئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بہن بھائی مخالف ہو جاتے ہیں۔ السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئے اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔ دعاؤں میں لگے رہو، پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء اور رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے۔ ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کیلئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کرکے دکھاؤ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کیلئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دُنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے“۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 157)

118واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی ازراہِ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28 ردسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اِس للّٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی و بابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔

مجلس مشاورت: نیز 21ویں مجلس مشاورت بھارت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز منگل منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر آخری اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ

جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب

یوکے، یوگنڈا، بیلجیئم اور سویڈن کے ممبران پارلیمنٹ اور ہندوستان سے تشریف لانے والے مہمان سُکھ دیو بیدی صاحب کا اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کی پُرامن مساعی اور خدمت بنی نوع انسان اور محبت بھرے پیغام کو خراج تحسین۔ تعلیمی انعامات و اعزازات کی تقسیم۔ احمدیہ مسلم امن انعام کا اعلان۔

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

حضور انور کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز سہ پہر چار بج کر دس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے ۔تمام احباب نے پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب یوکے کو ارشاد فرمایا کہ پروگرام جاری رکھیں۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب نے اگلے معزز مہمان کا تعارف کروایا اور انہیں خطاب کی دعوت دی۔

معزز مہمانوں کی تقاریر

☆......قازقستان کے مسلم رہنما مکرم سرجی مانا کوف (Mr. Sergey Manakov) صاحب نے روسی زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ خالد احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح اور تمام مومنوں کو اور وہ لوگ جو ابھی تک ایمان نہیں لائے ان سب کو السلام علیکم کہتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کو ایمان لانے کی توفیق مل چکی ہے ان کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے کیونکہ انہوں نے دوسروں تک صحیح طور پر پیغام پہنچانا ہے۔ جماعت احمدیہ آج سب سے زیادہ انسانیت کی خدمت کرنے والی جماعت ہے۔ کیونکہ آپ ساری دنیا کی مدد کر رہے ہیں۔ ہزاروں لوگوں کی مہمان نوازی کرنا ایک بہت مشکل کام ہے لیکن آپ خدا کی خاطر یہ کام بہت اچھے رنگ میں کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ احمدیت دنیا کے دلوں میں ایمان زندہ کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائے۔ آمین۔

☆...... یوگنڈا کی ایک ممبر پارلیمنٹ Mrs Rukayya Nakadama جو منسٹر آف سٹیٹ بھی ہیں نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے السلام علیکم کہا اور پھر کہا کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس جلسہ میں شرکت کی توفیق دی۔ انہوں نے جلسہ کی دعوت پر شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی ان ہزاروں کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کیا جو اتنے بڑے جلسہ کے تمام انتظامات کو خوش اسلوبی سے چلا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ 2005ء میں پہلی دفعہ حضور انور سے ملی تھیں اور اب یہ دوسری ملاقات ہے جو میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے حال ہی میں ایک ہسپتال یوگنڈا میں قائم کیا ہے۔ اسی طرح ڈش انٹینا ز بھی لگائے گئے ہیں ۔خوراک اور ادویات کی فراہمی کے بھی کام ہو رہے ہیں جو بہت بڑی خدمت ہے۔ اسی طرح انہوں نے لجنہ اماء اللہ یوگنڈا کی بھی تعریف کی اور بتایا کہ وہ بہت فعال ہیں اور وہ خود ان کے کئی ایک پروگراموں میں شرکت کر چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے جس طرح یہاں پُرامن ہے اسی طرح یوگنڈا میں بھی پُرامن ہے۔ اور خدا کرے ہمیشہ ایسی ہی رہے ۔ آخر میں انہوں نے حضور انور کو دوبارہ یوگنڈا آنے کی دعوت بھی دی۔

☆......سویڈن کے ممبر پارلیمنٹ جناب راجر کالف (Roger Kaliff) نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم سویڈن میں جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر بڑے تعاون کے ساتھ کام کر رہے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ معاشی بہبود کے ساتھ ساتھ معاشرتی بہبود بھی ضروری ہے۔ اس کے لئے سب مذاہب کا آپس میں مل کر کام کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں معلوم ہے کہ پاکستان میں اور بعض دوسرے ممالک میں احمدی مظالم کا سامنا کر رہے ہیں تاہم سویڈن کی حکومت احمدیوں کے تمام انسانی حقوق کی پوری پوری حفاظت کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں پاکستان میں ایک معصوم احمدی کو شہید کیا گیا جس کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں۔ اپنے خطاب کے بعد انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنے ملک کی طرف سے اظہار محبت کے طور پر ایک خصوصی تحفہ پیش کیا جسے حضور انور نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔

☆...... بیلجیئم کی ایک ممبر پارلیمنٹ محترمہ سواد رزّاق صاحبہ (Mrs. Souad Razzouk) نے اپنا خطاب فرانسیسی زبان میں کیا اور انہوں نے جلسہ کے احترام کی وجہ سے سر کو سکارف سے بھی ڈھانکا ہوا تھا۔ آپ کے خطاب کا ترجمہ مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ بیلجئم نے پیش کیا۔ محترمہ نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ 43ویں جلسہ سالانہ میں شرکت ان کے لئے باعث افتخار ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ میں شرکت کر کے مادی مائدہ سے زیادہ روحانی مائدہ سے استفادہ کیا ہے۔ ایک سال قبل خلافت جوبلی کے فنکشن میں پہلی دفعہ شامل ہوئی اس کے بعد جماعت سے ایک مستقل تعلق ہو گیا ہے۔ مَیں آپ کی ہیومینٹی فرسٹ کے کام سے بہت متأثر ہوں ۔ 11/ستمبر کے بعد اسلام کے خلاف کئی آوازیں اٹھتی رہتی ہیں۔ ہم سب کو چاہئے کہ ہم دنیا کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھائیں کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جلسہ سالانہ اس سلسلہ میں ایک بہترین کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے ایک خاص محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں بیلجیئم کی ممبر پارلیمنٹ ہوں اور اس لحاظ سے آپ بیلجیئم کی پارلیمنٹ میں مجھے اپنا نمائندہ ہی سمجھیں۔

☆......ہندوستان سے تشریف لانے والے سُکھ دیو بیدی صاحب (Mr.Sukh Dev Bedi) جو کہ چولہ بابا نانک کے مالک ہیں نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ کا خطاب پنجابی زبان میں تھا۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ مَیں حضرت مرزا صاحب کی زیارت کر رہا ہوں۔ حضرت بابا گرونانک کا بھی مسلمانوں کے ساتھ بہت تعلق تھا۔ انہوں نے بہت احترام سے کہا کہ حضرت مرزا صاحب سے میری درخواست ہے کہ ہندوستان کا جلد دورہ کریں اور ہمیں وہاں ملاقات کا موقع دیں۔ انہوں نے کہا کہ چولہ بابا نانک پر بہت سی قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں اس لئے جو احمدی قادیان آتے ہیں وہ چولہ بابا نانک کی زیارت کے لئے بھی تشریف لاتے ہیں۔ انہوں نے جماعت کے اس کام کی بہت تعریف کی کہ وہ ساری دنیا میں ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کے خوبصورت پیغام کو پھیلا رہی ہے ۔خطاب کے بعد انہوں نے حضور انور سے نہایت محبت کے ساتھ معانقہ بھی کیا۔

☆......کرائیڈن (Croyden) سے تعلق رکھنے والے برطانوی ممبر پارلیمنٹ اور وزیر اعظم کے بین الاقوامی ترقیاتی امور کے خصوصی مشیر جناب میلکم وِکس (Rt.Hon.Malcom Wicks) نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے حضور انور اور تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہا اور بتایا کہ حضور انور سے دوبارہ مل کر بہت خوش ہوں ۔ اسی طرح جلسہ میں شرکت بھی باعث مسرت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دور میں مذہب کو مختلف قسم کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان چیلنجز میں Climate Change کا بھی ایک اہم چیلنج ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سب مل کر ان تمام چیلنجز کا مقابلہ کریں اور اس دنیا کو بہتر جگہ بنانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کے تحفظ کا بھی ایک چیلنج ہے جس کے لئے کام کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو "Love for All Hatred for None" آج کے تمام مسائل کا بہترین حل ہے۔

تیسرے روز کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد حضور انور کی زیر صدارت جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے لئے حضور انور نے مکرم عبد المومن طاہر صاحب مبلغ سلسلہ کو ارشاد فرمایا۔ موصوف نے سورۃ حم سجدہ کی آیات 31 تا 37 کی تلاوت کی جس کا آغاز اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا...... کے مبارک الفاظ سے ہوا۔ اس کے بعد حضور انور کے ارشاد کے مطابق ایک عرب دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا۔ مکرم رانا محمود الحسن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

پیش کیا۔ اس کے بعد تعلیمی انعامات و اعزازات کی تقسیم کی کارروائی عمل میں آئی۔

تعلیمی انعامات و اعزازات کی تقسیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے جن احباب کو تعلیمی انعامات و اعزازات سے نوازا ان کے نام درج ذیل ہیں۔ ان انعامات میں حضور انور کے دستخطوں سے قرآن کریم کا نسخہ بھی شامل تھا۔ ان سب طلباء نے اپنے اپنے تعلیمی ادارہ میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ بَارَکَ اللّٰہُمَّ۔ مکرم فضل احمد صاحب طاہر سیکرٹری تعلیم یوکے نے نام پڑھے۔

(1) بجیل احمد کریم صاحب GCSE، (2) اطہر احمد وڑائچ صاحب GCSE & Diploma، (3) خیام امین صاحب A-Level، (4) ابراہیم خان صاحب A-Level، (5) شاہ زیب احمد صاحب A-Level، (6) فواد احمد طاہر صاحب Degree، (7) یاسر ونڈر مین صاحب (B.A.)، (8) طالع احمد قدسی رشید صاحب Bechelor of Civil Law، (9) آصف محمود باجوہ صاحب B.A.، (10) محمود رضوان حفیظ صاحب MBBS، (11) ڈاکٹر ہاشم رشید احمد سنوری صاحب MRCP، (12) طارق احمد خان ڈاہری Master of research، (13) عمر شہاب خان صاحب MSc Geology، (14) عمار احمد صاحب FRCS، (15) سلیم شاہد صاحب BSc، (16) ناصر احمد جاوید صاحب Jeffrey George (17)، Andrew Wlton، PHD۔

احمدیہ مسلم پیس پرائز (Ahmadiyya Muslim Peace Prize) کا اعلان

حضور انور کی اجازت سے مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت یوکے نے اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے دوسرے جلسہ کے تاریخی موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے احمدیہ مسلم پیس پرائز کا آغاز کیا جا رہا ہے جو کسی ایسی اہم شخصیت کو دیا جائے گا جنہوں نے امن کے قیام کے لئے غیر معمولی کام کیا ہوگا۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ تمام ممالک کے امراء جماعت موزوں افراد کے نام مع تفصیل پیش کریں گے۔ ایک سینٹرل کمیٹی تمام ناموں اور ان کی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور کی خدمت میں انعام کی مستحق شخصیت کا نام بطور سفارش پیش کرے گی۔ انعام کی رقم دس ہزار پاؤنڈ مقرر کی گئی

(باقی رپورٹ جلسہ سالانہ صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

مہمان کی فوری خاطر مدارات کرنا اور اپنے وسائل کے لحاظ سے بہترین خاطر تواضع کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے

مہمان نوازی اور خدمت بغیر کسی تکلّف، کسی بدل اور کسی تعریف کے ہو اور خالصۃً اس لئے ہو کہ خدا تعالیٰ نے یہ اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہمارا مقصود اور مطلوب ہونا چاہئے۔

(مہمان نوازی سے متعلق قرآن مجید، احادیث نبویہ اور آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے واقعات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور آپ کی حیات طیبہ کے واقعات کے حوالہ سے احباب کو اہم نصائح)

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ (سابق مبلغ انڈونیشیا) اور مکرمہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 17/جولائی 2009ء بمطابق 17/وفا 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ-

مہمان نوازی ایک ایسا خلق ہے جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر میں دو جگہ آپؑ کی مہمان نوازی کا ذکر ہوا ہے اور اس ذکر میں پہلی بات تو یہ کہی گئی کہ جب آنے والے مہمان نے سلام کیا تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سلام کا جواب دیا۔ گو اس کے سادہ معنی یہی ہیں کہ آنے والے نے بھی سلامتی بھیجی اور جواب میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سلامتی بھیجی۔ لیکن مفردات میں جو لغت کی کتاب ہے اس میں ایک فرق ظاہر کیا گیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ آنے والے نے سَلَامًا کہا لیکن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں سَلَامٌ کہا اور اس میں رفع یا پیش کا جو استعمال کیا گیا ہے یہ زیادہ بلیغ ہے۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس ادب کو ملحوظ رکھا جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا (النسآء:87) اور جب تمہیں کوئی دعا دے تو اُسے بہتر دعا سے جواب دو۔ اور اس سَلَامٌ کہنے سے یہ دعا بنتی ہے کہ تم پر ہمیشہ سلامتی رہے۔

پس یہ نبی کے اخلاق اور دعا کا اعلیٰ معیار ہے جس کا آنے والے مہمان جو گو اجنبی تھے ان کو نہیں جانتے تھے ان پر فوری طور پر اس کا اظہار ہوا۔ اور یہ مثال دے کر ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم لوگ جو آنحضرت ﷺ کی اُمّت میں سے ہو تمہارے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور دعا دینے کے معیار ہمیشہ اس حکم کے تحت ہونے چاہئیں کہ ہمیشہ دوسرے سے بڑھ کر دعا دو۔ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا تمہاری دعا اس سے بہتر دعا ہو جو تمہیں دی گئی ہے تاکہ مہمان کو یہ احساس ہو کہ میرے آنے سے میزبان کو خوشی ہوئی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کس طرح انہوں نے فوری طور پر مہمانوں کی مہمان نوازی کی تیاری شروع کر دی۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے کہ فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ (الذّٰریٰت:27) وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آیا، یعنی پکا کر۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ (ھود:70) کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا۔

پس مہمان کی فوری خاطر مدارات کرنا اور اپنے وسائل کے لحاظ سے بہترین خاطر تواضع کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے تبھی تو تعریفی رنگ میں یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ مضمون جو ان آیات میں اس سے پہلے اور بعد میں بیان ہو رہا ہے اس کا براہ راست اس مہمان نوازی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لوطؑ کی طرف جانے والے لوگ تھے جو اس قوم کے غلط کاموں کی وجہ سے انہیں عذاب کے آنے کے وقت کی خبر دینے کے لئے جا رہے تھے اور راستے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس رکے۔ ان کو بھی لوط کی قوم پر آنے والے عذاب کی اطلاع دی اور ساتھ ہی ایک اولاد کی خوشخبری بھی سنائی۔ پس یہاں اس مہمان نوازی کا ذکر کرکے ایک اعلیٰ وصف کو بیان کیا گیا ہے کہ باوجود اس کے کہ ان لوگوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام واقف نہیں تھے، جان پہچان والے نہیں تھے لیکن کیونکہ ظاہر بات ہے کہ اس وقت اس جنگل میں سفر کرنے والے تھے، مسافر تھے، اور ان کو یہ احساس ہوا کہ بشری تقاضے کے تحت بھوک بھی محسوس کر رہے ہوں گے اس لئے آپ نے فوراً اس خیال سے کہ ان کو بھوک لگی ہوگی بغیر کسی سوال کے کہ کھائیں گے یا نہیں کھائیں گے، ضرورت ہے یا نہیں ہے ان کے لئے مہمان نوازی کرنے میں مصروف ہو گئے۔ پس یہ وصف ایسا ہے جو خدا کو پسند ہے اور اسلام کا بھی یہ خاصہ ہے۔

آنحضرت ﷺ تو نبوت سے پہلے ہی اس خوبی سے اتنے زیادہ متصف تھے کہ یہ آپ کا امتیازی نشان تھا۔ عربوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں اور یہ سچ بات بھی ہے اور اُس زمانہ میں اور اب بھی عرب مہمان نواز ہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا تو یوں لگتا ہے کہ یہ مہمان نوازی کرنا ایک خاص شان رکھتا تھا۔

تبھی تو جب آپؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی ہے تو آپؐ بڑی گھبراہٹ میں اپنے گھر تشریف لائے۔ اور جب حضرت خدیجہؓ کے سامنے اس وحی کے نازل ہونے کا ذکر کیا تو اس وقت بھی آپ پر بڑی گھبراہٹ طاری تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو جو تسلی کے الفاظ کہے وہ یہ تھے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپؐ رشتہ داری کے تعلقات کا پاس رکھتے ہیں۔ لوگوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں اور وہ اخلاق حمیدہ جو دنیا سے ختم ہو چکے ہیں ان کو قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مہمان نوازی کرتے ہیں۔ مصیبت زدوں کی مدد اور حمایت کرتے ہیں۔ تو ان اوصاف کے مالک کو خدا کس طرح ضائع کر سکتا ہے۔ (صحیح بخاری باب بدء الوحی) اب ان تمام اعلیٰ اوصاف کے ساتھ مہمان نوازی کا ذکر کرنا یقیناً اس بات کی تصدیق ہے کہ آپ کا مہمان نوازی کا معیار اس قدر بلند تھا کہ جو دوسروں کے مقابلے میں ایک امتیازی شان رکھتا تھا اور نبوت کے دعوے کے بعد تو یہ مہمان نوازی ایک ایسی اعلیٰ شان رکھتی تھی کہ جس کی مثال ہی کوئی نہیں ہے۔

اس بارہ میں آپؐ کے اُسوہ حسنہ کو دیکھیں تو صرف وہاں یہ نہیں ہے کہ سلامتی بھیجنے کی باتیں ہو رہی ہیں بلکہ کھانے پینے کی مہمان نوازی کے علاوہ بھی یا استقبال کرنے کے علاوہ بھی ایسے ایسے واقعات ملتے ہیں جن کے معیار اعلیٰ ترین بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔

مَیں آپؐ کے اس اسوہ حسنہ کی چند مثالیں پیش کروں گا۔ آپؐ نے مہمان کو کھانے کا انتظام کے احسن رنگ میں کرنے سے ہی صرف عزت نہیں بخشی بلکہ مہمان کے جذبات کا خیال بھی رکھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال بھی رکھا اور اس کے لئے قربانی کرتے ہوئے بہتر سہولیات اور کھانے کا انتظام بھی کیا۔ اس کے لئے خاص طور پر اپنے ہاتھ سے خدمت بھی کی اور اس کی تلقین بھی اپنے ماننے والوں کو کی کہ یہ اعلیٰ معیار ہیں جو مَیں نے قائم کئے ہیں۔ یہ میرا اسوہ اس تعلیم کے مطابق ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر اتاری ہے۔ تم اگر مجھ سے تعلق رکھتے ہو تو تمہارا یہ عمل ہونا چاہئے۔ تمہیں اگر مجھ سے محبت کا دعویٰ ہے تو اس تعلق کی وجہ سے، اس محبت کی وجہ سے، میری پیروی کرو۔ اور یہ مہمان نوازی اور خدمت بغیر کسی تکلف، کسی بدل اور کسی تعریف کے ہو اور خالصتاً اس لئے ہو کہ خدا تعالیٰ نے یہ اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہمارا مقصود اور مطلوب ہونا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ پہلے دن تم مہمان کی خوب خاطر کرو، اچھی طرح مہمان نوازی کرو اور تین دن تک عام مہمان نوازی بھی ہونی چاہئے کیونکہ یہ مہمان کا حق ہے اور فرمایا کہ اگر تمہیں اللہ اور

یوم آخرت پر ایمان ہے تو پھر مہمان کی عزت وتکریم کرو۔

پس مہمان نوازی بھی ایک اعلیٰ خلق ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی دیتا ہے ویسے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی جو تم کرتے ہو اس کا اجر پاؤ گے۔ لیکن یہ نیکی ایسی ہے کہ جب خوش دلی سے کی جائے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو کھینچنے والی بنتی ہے اور ایمان میں مضبوطی کا باعث بنتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی مہمان نوازی ایک تو مہمان نوازی کے جذبہ سے ہوتی تھی لیکن ایک یہ بھی مقصد ہوتا تھا کہ اگر کوئی کافر مہمان یا دوسرے کسی مذہب کا مہمان ہے تو وہ آپؐ کے اعلیٰ اخلاق اور مہمان نوازی دیکھ کر یہ سوچے کہ جس تعلیم کے یہ علمبردار ہیں، جس تعلیم کے یہ پھیلانے والے ہیں یہ اسی تعلیم کا اثر ہوگا کہ اتنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اور یوں اس مہمان کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور آپؐ یہ مہمان نوازی کرتے بھی اس لئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف توجہ پیدا ہو تاکہ اس کی دنیا کے ساتھ ساتھ عاقبت سنور جائے۔ پس آپؐ کی مہمان نوازی صرف ظاہری خوراک کے لئے نہیں ہوتی تھی جس سے مہمان کی ظاہری بھوک مٹے بلکہ روحانی خوراک مہیا کرنے کے لئے بھی ہوتی تھی تاکہ اس کی آخرت کی زندگی کے بھی سامان ہوں اور یہی تعلیم آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو دی کہ تمہارے ہر کام کے پیچھے خدا تعالیٰ کی رضا ہونی چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے، جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جو کافر تھا حضرت رسول کریم ﷺ کے ہاں مہمان بنا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ کر لانے کے لئے فرمایا جسے وہ کافر پی گیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ (اور آپؐ کے اس اسوہ کو دیکھ کر، اس حسن سلوک کو دیکھ کر کہ بغیر کسی چوں چراں کے، بغیر کسی احسان جتانے کے، بغیر کسی قسم کے اشارہ کے آپؐ نے جتنی مجھے بھوک تھی، جتنا مَیں پینا چاہتا تھا یا آزمانا چاہتا تھا بہرحال مجھے اتنا دودھ اور خوراک مہیا کی۔ اس کو دیکھ کر) اگلی صبح اس نے اسلام قبول کر لیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے اگلے دن پھر اس کے لئے بکری کے دودھ کا انتظام کیا تو ایک بکری کا دودھ وہ پی گیا اور دوسری بکری کا دودھ لانے کے لئے فرمایا تو پورا ختم نہیں کر سکا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھانا کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں بھرتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل مسند باقی المکثرین من الصحابۃ) اور اسلام قبول کرنے سے پہلے اسے آپؐ نے کچھ نہیں کہا اور اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اسے یہ نہیں کہا کہ یہی حکم ہے کہ تم بھوک چھوڑ کر کھاؤ۔ جہاں تک مہمان ہونے کے ناطے اس کا حق تھا اسے پوری خوراک جو گزشتہ رات دیکھ کر دی تھی اس کا انتظام کیا، اسے پیش کی لیکن اس نے خود ہی انکار کر دیا۔ تب آپؐ نے یہ بات فرمائی کہ مومن ایک آنت سے پیتا ہے اور کافر سات آنتوں سے۔ اس کے اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے مقام کا احساس بھی اسے دلا دیا کہ انسان کی زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا ہی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

جب حبشہ کے مہاجرین واپس آئے تو ان کے ساتھ نجاشی شاہ حبشہ کا بھیجا ہوا ایک وفد بھی تھا تو آنحضرت ﷺ خود ان کی مہمان نوازی فرماتے رہے۔ جب صحابہؓ نے عرض کی کہ حضور! اجب ہم خدمت کرنے کے لئے موجود ہیں تو آپؐ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ تو ہمارے آقا ﷺ نے کیا خوبصورت جواب دیا جو علاوہ مہمان نوازی کے اعلیٰ اصول کے اپنے مظلوم صحابہ کی عزت افزائی کا اظہار بھی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم احسان کا بدلہ احسان ہی ہے، اس پر عمل کی بھی ایک شاندار مثال ہے اور شکر گزاری کے جذبے کا بھی ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا ان لوگوں نے ہمارے صحابہ کو عزت دی تھی اس لئے مَیں پسند کرتا ہوں کہ ان کی مہمان نوازی اور خدمت مَیں خود اپنے ہاتھوں سے کروں تاکہ ان کے احسانوں کا کچھ بدلہ ہو۔ حبشہ کے قافلہ کے لوگ بھی آپؐ کے اس طرح مستعدی سے مہمان نوازی کرنے کو دیکھ کر حیران ہوتے ہوں گے کہ یہ کیسا بادشاہ ہے جو اپنے ہاتھ سے ایک عام آدمی کی مہمان نوازی کر رہا ہے اور یہ مہمان نوازی کر کے انسانی شرف کے بھی عجیب وغریب معیار قائم کر رہا ہے جو نہ پہلے کبھی دیکھنے کو ملے نہ سننے کو۔

پھر ایک یہودی جب رات اپنے پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بستر گندا کر کے صبح صبح شرم کے مارے اٹھ کر چلا گیا تو آنحضرت ﷺ نے بغیر کسی کو مدد کے لئے بلانے کے خود ہی اس کا بستر دھونا شروع کر دیا اور جب کسی وجہ سے راستے میں اس کو یاد آیا کہ مَیں اپنی فلاں چیز بھول آیا ہوں وہ واپس آیا تو آپؐ کو بستر دھوتے دیکھ کر بڑا شرمسار ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائی کا ایک واقعہ بیان کیا ہے یا یہ وہی واقعہ ہے یا دوسرا کوئی واقعہ ہے لیکن بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ آپؐ کے اس عمل کو دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا۔ تو یہ بے نفسی کی انتہا ہے۔

بخاری کی ایک روایت ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ کی قوت قدسی سے جو عظیم انقلاب آپؐ کے صحابہ میں پیدا ہوا وہ بھی سنہری حروف سے لکھا جانے والا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے اپنے گھر میں کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا حضور مَیں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارت کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواب دیا آج گھر میں صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا کھانا تیار کرو۔ پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو بہلا پھسلا کر تھپتھپا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا اور چراغ جلایا اور بچوں کو بھوکا ہی سلا دیا۔ پھر جب مہمان کھانے کے لئے آیا تو چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا۔ پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھ کر بظاہر کھانے کی آوازیں نکالتے رہے اور مہمان بھی یہ سمجھتا رہا کہ میرے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو گئے۔ صبح جب انصاری حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا ہے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:10) یعنی یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص لوگ جو ہیں اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورت مند اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

(بخاری کتاب المناقب باب یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ)

پھر آنحضرت ﷺ کے پاس ایک گروپ ایسے مہمانوں کا تھا جو مستقل آپ کے در پر پڑے رہتے تھے۔ صرف اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کی کوئی بات سننے سے رہ نہ جائے اور یہ ان کا اُمّت پر بھی احسان ہے، ہم پر بھی احسان ہے کہ اس حالت میں رہ کر ہم تک روایات اور احادیث پہنچائی ہیں۔ مالک بن ابی عامر سے ایک لمبی روایت ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبیداللہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابومحمد تم اس یمانی شخص یعنی ابوہریرہ کو نہیں دیکھتے کہ یہ تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جاننے والا ہے۔ ہمیں اس سے ایسی ایسی احادیث سننے کو ملتی ہیں جو ہم تم سے نہیں سنتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان بن کر پڑے رہتے تھے۔ ان کا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کے ساتھ ہوتا تھا۔ ہم لوگ کئی کئی گھروں والے اور امیر لوگ تھے اور ہم رسول اللہ کے پاس دن میں کبھی صبح کبھی شام آیا کرتے تھے۔

(ترمذی کتاب المناقب۔ باب ماجاء فی صفۃ اوانی الحوض)

تو یہ تھا ان لوگوں کا طریقہ جنہوں نے ہم تک روایات پہنچائیں۔ اب کوئی اس سے یہ خیال نہ کرے کہ یہ لوگ آپؐ کے اقوال سننے کے بہانے پڑے رہتے تھے ویسے نکمے تھے، فارغ روٹیاں توڑتے رہتے تھے۔ ایسا نہیں بلکہ ان لوگوں پر بھی ایسے دن آئے جب ان کو فاقے برداشت کرنے پڑے اور ان پر فاقے اس لئے نہیں آتے تھے کہ آنحضرت ﷺ پوچھتے نہیں تھے۔ یا ان سے تنگ آجاتے تھے جیسا کہ پہلے ابھی روایت میں بیان ہوا ہے، جب آپؐ نے گھر پیغام بھیجا کھانے کا تو پیغام آیا کہ ہمارے پاس تو سوائے پانی کے کچھ نہیں ہے تو آنحضرت ﷺ کے گھر میں بھی کئی کئی دن چولہا نہیں جلتا تھا۔

اسی تعلق میں حضرت ابوہریرہؓ کی ایک دلچسپ روایت ہے۔ ایک دفعہ جب ایسی نوبت آئی۔ کہتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے مَیں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگاتا تاکہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن میں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابوبکرؓ گزرے، مَیں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میری غرض یہ تھی کہ مجھے کھانا کھلائیں گے لیکن وہ آیت کا مطلب بیان کر کے گزر گئے۔ پھر حضرت عمرؓ کا گزر ہوا مَیں نے ان سے بھی اس آیت کا مطلب پوچھا۔ ان سے بھی غرض یہی تھی کہ کھانا کھلائیں گے۔ وہ بھی آیت کا مطلب بتا کے گزر گئے۔ پھر میرے پاس آنحضرت ﷺ گزرے تو آپؐ نے میری حالت دیکھ کر اور میرے دل کی کیفیت دیکھ کر بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا ابوہریرہ! مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ آپؐ کے پیچھے پیچھے ہو لیا جب آپؐ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو مَیں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ مَیں آپؐ کی اجازت سے اندر آ گیا۔ آپؐ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپؐ نے گھر والوں سے پوچھا کہ وہ دودھ کہاں سے آیا ہے۔ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت یہ دودھ کا پیالہ دے گئی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ ابوہریرہ! مَیں نے کہا یا رسول اللہؐ حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا سب صُفّہ میں رہنے والوں کو بلا لاؤ۔ یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے اور ان کا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب حضور ﷺ کے پاس صدقے کا مال آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپ صفہ والوں کے پاس پہلے بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ بہرحال حضور ﷺ کا فرمان کہ میں ان کو بلا لاؤں مجھے بڑا ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے اور یہ اہل صفہ میں کس کس کے کام آئے گا۔ میں اس کا زیادہ ضرورت مند تھا تاکہ پی کر کچھ تقویت حاصل کروں، طاقت حاصل کروں۔ پھر یہ بھی خیال آیا جب اہل صفہ آ جائیں اور مجھے ہی حضور ﷺ ان کو پلانے کے لئے فرمائیں تو یہ اور بھی بُرا ہوگا پھر تو بالکل ختم ہو جائے گا کچھ بھی نہیں ملے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کا فرمان تھا اس لئے آپؓ گئے اور ان کو بلا لائے۔ اور جب سب آ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ تو ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ۔ اور مَیں نے دل میں یہ خیال کیا کہ مجھے تو اب یہ نہیں ملتا۔ بہرحال مَیں پیالہ لے کر ہر آدمی کو پکڑاتا گیا اور وہ پیتے گئے۔ اور جب دوسرے تیسرے کے پاس پہنچا یہاں تک کہ آخر تک پہنچا مَیں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیا کہ سب اچھی طرح پی چکے ہیں۔ آپ ؐ نے میری طرف دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہ! مَیں نے کہا یا رسول اللہؐ فرمایئے۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔ مَیں نے عرض کی حضور ٹھیک ہے۔ اس پر آپ ؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور خوب پیو۔ جب مَیں نے بس کیا تو فرمایا ابو ہریرہ اور پیو۔ مَیں پھر پینے لگا چنانچہ جب مَیں پیالے سے منہ ہٹاتا آپ ؐ فرماتے ابو ہریرہ اور پیو۔ اور جب مَیں اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا جس ذات نے آپ ؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اُس کی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں۔ چنانچہ مَیں نے پیالہ آپ ؐ کو دے دیا اور آپ ؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر دودھ نوش فرمایا۔

ان اصحاب صفہ کو آپ ؐ مہمان سمجھتے تھے اس لئے ان سب کو پہلے پلایا۔ اگر آپ ؐ خود ہی پہلے پی لیتے تو یہ برکت تو پھر بھی قائم رہنی تھی۔ لیکن مہمان نوازی کے تقاضے کے تحت آپ ؐ نے پہلے ان مہمانوں اور غریبوں کو پلایا۔ ان لوگوں کا اس طرح حضور ؐ کی مجلس میں انتظار میں بیٹھنا آنحضرت ﷺ پسند فرماتے تھے۔ اس لئے ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ کے بھائی کو کہا کہ یہ لوگ سیکھنے کے لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تم ان کے گھروں اور کاروبار کی نگرانی کیا کرو اور انتظام سنبھالا کرو۔

پھر فتح مکہ کے بعد جب باہر سے وفود کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ ؐ ان کی بڑی عزت فرماتے تھے۔ حضرت بلالؓ جو آپ کے ذاتی امور اور خرچ وغیرہ کا حساب رکھتے تھے انہیں فرماتے تھے کہ ان کی خوب مہمان نوازی کرو اور ان کے لئے تحفوں وغیرہ کا انتظام کرو۔ اسی طرح ایک وفد بحرین سے آیا۔ یہ ربیعہ قبیلے کا وفد تھا اور یہ قبیلہ آنحضرت ﷺ کے جد امجد کے بھائی سے منسوب ہوتا تھا اور یہ لوگ بہت عرصہ پہلے آپس کی لڑائیوں کی وجہ سے ہجرت کر کے بحرین چلے گئے تھے۔ ان کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ بہت خوش ہوئے کہ دو بچھڑے بھائیوں کی نسلیں آپس میں مل رہی ہیں۔ بڑے تپاک سے ان کا استقبال کیا۔ ان کے سردار کو اپنے قریب بٹھایا اور بڑی محبت وشفقت سے اس سے پیش آئے اور انصار کو فرمایا کہ ان کی خوب مہمان نوازی کرنا کیونکہ انہیں تم سے ایک نسبت ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ لوگ بھی تمہاری طرح از خود مسلمان ہو کر آئے ہیں۔ اگلے دن پھر اس وفد کے ارکان جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ؐ نے پوچھا کہ کیا تمہارے بھائیوں نے تمہاری مہمان نوازی اچھی طرح کی ہے۔ ٹھیک طرح کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ ہمارے بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے بہترین کھانے اور بہترین بستر کا انتظام کیا اور صبح ہوتے ہی ہمیں قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ کی باتیں بتائیں۔ پس یہ نمونے تھے جو آپ کے صحابہ کے تھے۔ انصار نے تو ہجرت کے وقت مہاجرین کے ساتھ بھی اخوت کا ایک مثالی نمونہ قائم کیا تھا اور اب تو آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی نے ان کے اس عمل کو اور بھی صیقل کر دیا تھا۔ پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو اس کی حیثیت کے مطابق اس کی عزت اور تکریم کرو۔

(ابن ماجہ ۔ابواب الادب باب اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ)

بے شک سرداروں کی اور معزز آدمیوں کی عزت وتکریم کا آپ ؐ نے حکم دیا لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا ہے ہر مہمان چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم آپ ؐ اس کی عزت فرمایا کرتے تھے اور یہی حکم مسلمانوں کو دیا تھا۔ بلکہ ایک دفعہ مُضَّر قبیلے کے لوگ برے حالوں میں بغیر لباس کے ننگے تلواریں ٹانگی ہوئی تھیں آپ ؐ کے پاس پہنچے آپ ؐ ان کی حالت دیکھ کر بے چین ہو گئے اور فوراً مدینہ کے لوگوں کو جمع کیا اور انہیں ان کے لئے کھانے اور خوراک ولباس کا انتظام کرنے کو کہا اور جب تک آپ ؐ کو تسلی نہیں ہو گئی کہ یہ سارا انتظام ہو گیا ہے۔ آپ ؐ بے چین رہے اور اس کے بعد لکھا ہے کہ آپ ؐ کا چہرہ اس طرح چمک رہا تھا کہ جس طرح سونے کی ڈلی چمک رہی ہوتی ہے۔

تو یہی حال اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادقؑ کا تھا۔ اخبار البدر 24 جولائی 1904ء کی ایک رپورٹ میں لکھا ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گورداسپور کے ایک سفر پر تھے وہاں بھی جو دوست ملنے کے لئے آتے آپؑ ان کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے۔ لکھتے ہیں کہ ”اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان نوازی کا رسول اللہ ﷺ کی طرح اعلیٰ اور زندہ نمونہ ہیں۔ جن لوگوں کو کثرت سے آپؑ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی مہمان کو (خواہ وہ سلسلہ میں داخل ہو یا نہ داخل ہو) ذرا سی بھی تکلیف حضورؑ کو بے چین کر دیتی ہے۔ مخلصین احباب کے لئے تو اور بھی آپ کی روح میں جوش شفقت ہوتا ہے۔ اس امر کے اظہار کے لئے ہم ذیل کا ایک واقعہ درج کرتے ہیں:

میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پنجاب جو کہ حضرت اقدس کے ایک عاشق صادق ہیں اپنی اس پیرانہ سالی میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔ آج انہوں نے رخصت چاہی جس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ آپ جا کر کیا کریں گے۔ یہاں ہی رہیے، اکٹھے چلیں گے۔ آپ کا یہاں رہنا باعث برکت ہے۔ اگر کوئی تکلیف ہو تو بتلا دو۔ اس کا انتظام کر دیا جاوے۔

پھر اس کے بعد آپ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم اہل عملہ کو نہ ہو۔ (جو کام کرنے والے ہیں ان کو نہ ہو)۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ جس شئے کی اس کو ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے“۔ (میاں ہدایت اللہ صاحب جن کا ذکر ہے ان کو خاص طور پر حضرت مسیح موعودؑ نے بعد میں سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کیا کہ ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا کریں)۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 78-79 جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ کو مہمان کا کس قدر خیال رہتا تھا اس کا اظہار آپؑ کے ان فقرات سے ہوتا ہے کہ اپنی تکلیف کا احساس نہ کرتے ہوئے مہمان کے جذبات کے خیال سے، آپؑ ان سے ملاقات کے لئے باہر تشریف لاتے تھے۔ ایک دفعہ سید حبیب اللہ شاہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ”آج میری طبیعت علیل تھی اور مَیں باہر آنے کے قابل نہ تھا۔ مگر آپ کی اطلاع ہونے پر مَیں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے اس واسطے اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 163 جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس نے ایک موقع پر منشی عبد الحق صاحب کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام وہی پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو۔ پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بلا تکلّف کہہ دیں۔ پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ یہ کہہ کر آپ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 80 جدید ایڈیشن)

ایک دفعہ آپؑ نے فرمایا کہ مہمان کا دل شیشے کی طرح ہوتا ہے ذرا سی ٹھوکر لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے بہت خیال رکھا کرو۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا اگر کوئی مہمان آوے اور سب وشتم تک بھی نوبت پہنچ جائے (گالی گلوچ بھی تمہیں کرے) تو تم کو چاہئے کہ چپ کر رہو۔

ایک دفعہ فرمایا کہ: ”لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک کی احتیاج کو مدنظر رکھے۔ مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو، اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے اور ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلاء کا ہی پتہ نہیں ہوتا۔ تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے“۔ فرمایا ”مَیں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لئے معذور ہوں۔ مگر لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں“۔

(اخبار الحکم۔ 24 /نومبر 1904ء۔ صفحہ 1-2)

پس یہ چھوٹی چھوٹی ضروریات جو ہیں ان کا بھی آپؑ خیال فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے سیرت المہدی میں ایک روایت مولوی عبد اللہ سنوری صاحب کے حوالے سے لکھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت الفکر میں (مسجد مبارک کے ساتھ والا حجرہ جو حضرت صاحب کے مکان کا حصہ ہے) لیٹے ہوئے تھے اور مَیں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرے کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید ملاوامل نے دستک دی۔ مَیں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جا کر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ بیٹھ گئے اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 160 ۔مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ)

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چار برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ آپؑ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا، مکان نیا نیا بنا تھا۔ مَیں دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی لیٹ گیا حضرت صاحب ٹہل رہے تھے میں ایک دفعہ جاگا تو آپؑ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ مَیں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ آپؑ نے بڑی محبت سے پوچھا آپ کیوں اٹھے۔ مَیں نے عرض کیا آپؑ نیچے لیٹے ہوئے ہیں مَیں اوپر کیسے سو رہوں۔ مسکرا کر فرمایا مَیں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا کہ لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ ۔مؤلفہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحبؓ صفحہ 41)

مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے اپنے واقعہ کا خود اپنے قلم سے ذکر کیا جو ان کی کتاب تائید حق میں چھپا ہے۔ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھے بہت تعجب سا گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بری عادت تھی۔ امرتسر میں تو مجھے پان ملا لیکن بٹالہ میں مجھ کو کہیں پان نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر گزارا کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نامعلوم کس وقت میری اس بری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی کو روانہ کیا۔ دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان کو موجود پایا۔ سولہ کوس سے

پان میرے لئے منگوایا گیا تھا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔جلداول صفحہ 135-136 ۔ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ)

دیکھیں کس طرح غیروں کے لئے بھی اور اپنوں کے لئے بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کا آپؑ خیال فرمایا کرتے تھے۔حیرت ہوتی ہے اس قدر مصروفیت کے باوجود آپؑ ان ساری باتوں کا خیال رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی مرتبہ الہاماً فرمایا کہ یَاتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کہ اس قدر لوگ تیری طرف آئیں گے جن راستوں پر وہ چلیں گے وہ راستے عمیق ہو جائیں گے اور فرمایا کہ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاس اور لوگوں کی کثرت ملاقات سے تھک نہ جانا۔حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے جو بہت سے واقعات ہیں۔جب کثرت سے لوگ آتے تھے اور آپؑ ان کی مہمان نوازی کا حق بھی ادا کرتے تھے اور ان کو بڑی بشاشت سے ملتے بھی تھے،اور یہ کیوں نہ ہوتا کہ یہ آپؑ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی۔آپؑ کے محبوب کی سنت تھی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی اس بات کی تصدیق فرمائی تھی۔آج یہ ہمارا کام ہے کہ اس نیک صفت کو ہمیشہ اپنے اوپر جاری رکھیں لوگوں کے ذاتی مہمان آتے ہیں جن میں خونی رشتے ہوتے ہیں رحمی تعلق ہوتے ہیں،قرابت داریاں ہوتی ہیں دوستیاں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔لیکن آج کل،ان دنوں میں ہمارے پاس وہ مہمان آ رہے ہیں جو آئندہ جمعہ کو شروع ہونے والے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔اور یہ جلسہ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر خالصتاً دینی اغراض کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع فرمایا تھا۔اور اس میں شامل ہونے والوں کو بھی خاص دعاؤں سے بھی نوازا تھا۔پس اس لحاظ سے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص مہمان ہیں جو خالصتاً دینی غرض سے آ رہے ہیں اور ہم یہی امید رکھتے ہیں کہ اس لئے آتے ہوں گے اور آ رہے ہیں۔ان کی مہمان نوازی ہم نے کرنی ہے اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنی ہے اور دینی بھائیوں کے رشتے کی وجہ سے کرنی ہے۔پس ہمارا فرض ہے،جن کے سپرد جلسہ کی ڈیوٹیاں کی گئی ہیں کہ پوری محنت،اعلیٰ اخلاق،صبر، حوصلے اور دعا کے ساتھ ان کے سپرد جو کام کئے گئے ہیں ان کو سرانجام دیں۔ ہر مہمان کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کا بھی خیال رکھیں۔ان کی ہر تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں اور جلسہ کا نظام جو ہے وہ ہر شامل ہونے والے سے ایسا حسن سلوک کرے جس طرح وہ اس کا خاص مہمان ہے۔اللہ تعالیٰ سب ڈیوٹی دینے والوں کو اپنے فرائض احسن رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت ابھی جمعہ کے بعد مَیں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ایک افسوسناک اطلاع یہ ہے کہ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ جو ہمارے بڑے پرانے مربی سلسلہ تھے،14/جولائی کو ہسپتال میں 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے 1939ء میں قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا 1949ء میں جامعہ احمدیہ احمد نگر سے مولوی فاضل کیا اور پھر جامعۃ المبشرین سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔آپ کی بیرون ملک پہلی تقرری سیرالیون مغربی افریقہ میں ہوئی۔پھر وہاں سے واپسی پر مرکز سلسلہ میں مختلف ادارہ جات میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔پھر جرمنی اور انڈونیشیا میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔انڈونیشیا میں آپ کی خدمت کا دور بہت لمبا ہے جو 33 سال کے عرصے پر محیط ہے۔وہاں اس دوران آپ کو مربی انچارج کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا۔1996ء میں باقاعدہ سروس سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ پھر انڈونیشیا میں جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کے پرنسپل بھی رہے اور 2002ء میں مستقل طور پر ربوہ واپس چلے گئے اور وفات تک وہیں مقیم تھے۔آپ کو 1966ء میں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔بڑے نیک، مخلص،باوفا اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے فدائی واقف زندگی تھے۔ان کی طبیعت میں بڑی سادگی تھی۔خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق تھا۔اللہ تعالیٰ ان کی نیکیاں ان کی نسلوں میں بھی جاری رکھے۔ان کی بیٹیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو صبر دے اور ان کے نمونے پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ صاحبزادی امۃ المومن صاحبہ کا ہے جو صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ان کی وفات 14/جولائی کو 68 سال کی عمر میں ہوئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی پوتی اور صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی نواسی تھیں اور صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب و محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔آپ 1939ء میں پیدا ہوئی تھیں اور مرزا نعیم احمد صاحب سے آپ کی شادی ہوئی۔اس طرح آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بہو بنیں۔بہت صبر کرنے والی حوصلہ مند اور بڑی حلیم الطبع مخلص خاتون تھیں۔والدین فوت ہوئے،خاوند فوت ہوئے بڑے حوصلہ اور صبر سے یہ سارے صدمے برداشت کئے۔کبھی ان کی زبان پہ شکوہ نہیں ہوتا تھا۔مَیں نے دیکھا ہے ہمیشہ مسکراتی رہتیں۔بشاشت سے ملتیں اور انہوں نے بڑی لمبی بیماری کاٹی ہے۔بڑی تکلیف دہ بیماری کاٹی ہے۔لیکن ہمیشہ صبر اور تحمل سے یہی کہتی رہتی تھیں کہ ٹھیک ہوں اور اللہ کا شکر ادا کرتی تھیں حالانکہ وہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک انتہائی تکلیف دہ بیماری تھی۔کبھی احساس نہیں ہونے دیا کہ مجھے اتنی تکلیف ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند کرے ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو ہمیشہ نیکیوں پر قائم رکھے۔ان کے تین بیٹے یادگار ہیں۔

اب جمعہ کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ ۲/اکتوبر ۲۰۰۹ء

جانے والی ہیں۔ یہ مخالفین چند جانوں کو تو ختم کر سکتے ہیں، مالوں کو لوٹ تو سکتے ہیں،عمارتوں کو تو نقصان پہنچا سکتے ہیں،مسجدوں کی تعمیر کو تو رکوا سکتے ہیں لیکن ہمارے ایمانوں کو کبھی کمزور نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ابتلاء اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

حضور انور نے مذکورہ بالا آیات کریمہ کی بصیرت افروز تفسیر کرتے ہوئے پاکستانی احمدیوں پر ہونے والے مظالم کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا جب انسان انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے تو اس یقین پر کامل طور پر قائم ہونا چاہئے کہ ہم بھی اللہ کے ہیں اور ہماری اولاد اور مال بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں فرمایا: اگر وہ چاہتا ہے کہ وہ نعمتیں جو اس نے دیں ہیں واپس لے لے تو ہمیں جزع فزع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور جب ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں تو وہ وعدہ فرماتا ہے کہ اخروی زندگی میں اس سے بہتر سامان ملنے والے ہیں۔پس جب ایک مومن کی یہ سوچ ہوتی ہے تو اسے پہنچنے والے نقصانات عارضی افسوس کا باعث تو بن سکتے ہیں لیکن زندگی کا روگ نہیں بن جایا کرتے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تم مومن ہونے کی حالت میں ابتلاء کو بُرا مت جانو کیونکہ ابتلاء کو برا وہی جانتا ہے جو حقیقی مومن نہیں ہے۔

حضور انور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: بے شک ہمارا فرض ہے کہ ابتلاء وامتحان سے بچنے کیلئے دُعا کریں لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مصیبت اور امتحان آجائے تو پھر ثبات قدمی بڑی اہم شرط ہے۔ اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے انتہا اجر حاصل کرنے والا بنائے گی۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ محض اپنے فضل سے ہر احمدی کو مشکلات سے بچائے لیکن اگر الٰہی تقدیر کے مطابق کسی کو امتحان سے گزرنا ہی پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ صبر اور دعا کے ساتھ اس سے گزرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ ہماری رہنمائی بھی فرماتا رہے۔فرمایا: آج کل کے حالات میں احمدیوں کو دعاؤں کی طرف توجہ دینے اپنی غلطیوں کی طرف توجہ دینے اور اللہ تعالیٰ کا وصال حاصل کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔انفرادی کوششیں ہی ہیں جو ہر فرد جماعت جب کرتا ہے تو وہ جماعتی دھارے کی شکل اختیار کر جاتی ہیں اور اکٹھی ہو کر جب آسمان کی طرف جاتی ہیں تو خدا تعالیٰ کی رحمتوں برکتوں کو کھینچ لاتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اس روح کے ساتھ خاص دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ جس طرف حالات جارہے ہیں،لگتا ہے کہ احمدیوں کو خاص طور پر پاکستان میں مزید امتحان کے دور سے گزرنا پڑے گا۔لیکن ان بے وقوفوں کو نہیں معلوم کہ وہ احمدیوں کو نقصان نہیں پہنچا رہے بلکہ لاشعوری طور پر ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

اخبار بدر کو قلمی و مالی تعاون دیکر عند اللہ ماجور ہوں
اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں (مینیجر بدر)

خوش آمدید ۔ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا جلسہ سالانہ

(محمد عمر۔ناظر اصلاح وارشاد۔قادیان)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری زندگی میں ایک دفعہ پھر جلسہ سالانہ قادیان اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ آرہا ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت امسال کے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کے ایام کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اس روحانی اجتماع کے کئی فوائد ہیں۔جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں ۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعی اشتہارات جلد نمبر ا صفحہ ۳۴۱)

جلسہ سالانہ کی برکات وفوائد کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کیلئے اور دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتیٰ الوسع بدر گاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے۔اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ ٔ تودّد تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے......اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے''۔

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

اس روحانی اجتماع میں شرکت کرنے والوں کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں محبت بھری دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان دعاؤں کا مستحق بنادے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''ہر ایک صاحب کو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو۔اور ان کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے۔اور اُن کے ہم وغم دور فرماوے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے۔ اور روز آخرت میں ان بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ا صفحہ ۳۴۲)

نیز آپؑ نے دعا فرمائی:۔

''اِس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اُٹھا کر حاضر ہوئے خدا اُن کو جزائے خیر بخشے اور اُن کے ہر ایک قدم کا ثواب اُن کو عطا فرماوے آمین ثم آمین''۔

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۵۱)

خدا کرے کہ اس للّٰہی سفر کرنے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعائیں قبول ہوں آمین۔

امسال کا جلسہ سالانہ اس اہمیت کے پیش نظر تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ کہ یہ جلسہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا جلسہ سالانہ ہے لہذا احباب کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوکر جلسہ کی رونق بڑھائیں اور اپنی جھولیاں اس روح پرور جلسہ کی برکات وثمرات سے بھرنے والے بنیں۔

مہمانوں اور میزبانوں کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ الودود نے جو ہدایات فرمائی ہیں اُن میں سے چند ایک ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ان کی پابندی مہمانوں اور میزبانوں کیلئے ضروری ہے۔

☆......جلسہ کے ایام میں نمازوں کی خاص طور پر نگرانی کی جائے اور جب نماز کھڑی ہوجاتی ہے تو کوئی نماز سے باہر نہ ہو۔سوائے ان کے جو ڈیوٹیوں پر ہیں۔اور خاص طور پر فجر کی نماز کا اہتمام کیا جائے۔

۲۔ کارکنان کو دعا کی طرف توجہ دلانی چاہئے اور ہر منتظم اپنے شعبہ میں دیگر امور کے علاوہ دعا کی طرف توجہ دلائے۔ کیونکہ اس سے کاموں میں عظیم الشان برکت پڑتی ہے۔

(خطبہ جمعہ ۱۷ جولائی ۱۹۸۷)

۳۔ جلسہ کا نظام عالمی بھائی چارے کو تقویت دینے اور اخلاقی لحاظ سے ایک عالمی معیار پیدا کرنے اور قائم رکھنے کیلئے بہت ضروری ہے۔

(خطبہ فرمودہ ۸ جولائی ۱۹۹۴)

۴۔ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں اپنا وقت گذاریں اور التزام کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔لنگر خانہ میں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور پہرہ دار بھی ضرور نماز ادا کریں۔اُن کے افسران کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔ فضول گفتگو سے اجتناب کریں جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی کارروائی وقار اور خاموشی سے سنیں۔

۵۔ وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ جلسہ کی تقریروں کے دوران باہر کھڑے ہوکر آپس میں باتیں نہ کریں۔صفائی کا خیال رکھیں۔مسجد رہائش گاہ جلسہ گاہ اور سارا ماحول صاف ستھرا رکھنے میں تعاون فرمائیں۔اپنے ساتھ بیگ میں یا جیب میں ایک خالی پلاسٹک کا تھیلا رکھ لیا کریں اور استعمال شدہ چیزیں اُس میں ڈالا کریں، بعد میں اُسے بڑے بن Bin میں پھینک دیا کریں......خیال رکھیں کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہو۔یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی۔اپنی پلیٹ میں اُتنا ہی ڈالتے تھے جو ختم کیا جاسکتا ہو۔اس لئے اپنی تھالی میں اتنا ہی ڈالیں جو آپ کھا سکتے ہیں۔ دوبارہ ضرورت پڑے جتنی دفعہ چاہیں ڈالیں۔اس میں کسی تردّد کی ضرورت نہیں۔ بے تکلفی سے کریں۔تکلف ایک مصنوعی چیز ہے۔تکلف سے باز رہیں۔ ہر قسم کے جماعتی اموال اور اشیاء کی حفاظت اور اُن کے استعمال میں خاص احتیاط برتی جائے۔

٦۔ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی شخص اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے سمجھائیں۔ حفاظت کے پہلو کو ہر وقت ذہن میں رکھیں۔ یاد رکھیں حفاظت صرف اللہ کی ہے۔مگر اللہ کے حکم کے تابع حفاظت کئے لئے اپنے ذہن کو بیدار رکھنا چاہئے۔ لیکن اس یقین کے ساتھ کہ حفاظت بہر حال خدا ہی کی ہے۔اپنے دائیں بائیں جو بھی آپ کے دائیں بائیں دوست بیٹھے ہوتے ہیں اُن پر نظر رکھا کریں۔اُن کو چاہئے کہ آپ پر نظر رکھیں۔کسی کے متعلق اگر اطلاع ملے کہ وہ اجنبی ہے اور اُس کی حرکات ٹھیک نہیں ہیں تو چاہئے کہ محکمہ کو مطلع کریں اور جب تک محکمہ کی طرف سے اس کا انتظام نہ ہو آپ بھی اُس کے ساتھ ساتھ رہیں۔

۷۔اپنی قیمتی اشیاء پر نظر رکھیں۔بعض دفعہ ایسے بڑے اجتماعات کے موقعہ پر کئی قسم کے شریر لوگ بھی آجاتے ہیں حُلیے بدل کر جیب کترے بھی آجاتے ہیں اس لئے بہت احتیاط کریں۔گری پڑی چیز کے متعلق ویسے تو وہیں رہنے دینا چاہئے مگر اس لئے کہ کوئی دوسرا آدمی غلط نیت سے اس کو اُٹھا نہ لے بے شک اُس کو اُٹھا کر گمشدہ اشیاء کے شعبہ تک پہنچا دیا کریں وہ اعلان کرکے بتادیں گے کہ جس شخص کی بھی وہ چیز ہوگی اُس کو واپس کردیں گے۔اسی طرح گمشدہ بچوں پر نظر رکھیں۔اُن کو گمشدہ اشیاء کی طرح گمشدہ خیموں میں پہنچائیں۔اُن کے متعلق وہ اعلان کردیں گے۔

(خطبہ جمعہ ۲۸ جولائی ۲۰۰۰)

۸۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

اب میں کچھ مہمانوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو دور دور سے یہاں آئے ہیں۔پہلی تو یہ ہے کہ اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ اور جہاں تک ہوسکے ذکر اللہ کیا کریں۔ باتیں کرنا بھی ایک مجبوری ہے لیکن باتوں سے خیال پھر ذکر اللہ کی طرف جائے اور مسجد میں بیٹھ کر تو ذکر الٰہی بہت ضروری ہے۔

۹۔ **نمازوں کا التزام**: نمازوں کے علاوہ وقت خاموشی سے تسبیحات میں مصروف رہیں۔

۱۰۔ تقاریر بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔صرف میری نہیں بلکہ سلسلہ کے دوسرے علماء بھی انشاء اللہ آپ کے سامنے تقریریں کریں گے آپ پوری توجہ سے، اُسی طرح جس طرح میری تقریر سنتے ہیں، ان کی تقریریں بھی سنیں اور اُن کی محنت کو ضائع نہ ہونے دیں۔

۱۱۔**سلام کو رواج دیں**: افشوا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔آتے جاتے، چلتے پھرتے سلام کیا کریں۔

۱۲۔ بڑوں سے ادب سے پیش آئیں اور چھوٹوں کا خیال رکھیں۔عورتیں پردے کا خیال رکھیں۔

۱۳۔لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کریں۔فضول بحثوں میں نہ اُلجھا کریں۔ کارکنان سے تعاون کیا کریں۔ (ہدایات برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء ہفت روزہ بدر قادیان ۱۱/اکتوبر ۲۰۰۱ء)

جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

۱۔ یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے۔اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے اور نہ صرف میل ملاقات اور خرید وخروفت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔

۲۔ ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے اُنہیں ختم کردو۔ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ۔نیکیوں کی تلقین کرو۔اور بری باتوں سے روکو۔تو یہ جلسہ کی غرض وغایت بھی ہے۔اس لئے جو جلسہ پر آتے ہیں وہ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اس میں بھرپور حصہ لیں۔

۳۔ اس بات کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ خواتین بھی اور بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں اور اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔

مہمانوں کو نصائح:

۴۔مہمانوں کو بھی یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ سارا

عارضی انتظام ہوتا ہے۔کارکنان بڑی محنت سے خدمت بجالاتے ہیں۔لیکن اگر بعض جگہ کہیں کمی یا خامی رہ جائے تواس کو برداشت کریں۔

۵۔مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلادیں۔کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنی چاہئیں اور صرف نظر کرنا چاہئے۔غصہ کودبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔

کارکنان کوہدایات۔

٦۔ اپنے ساتھی کارکنوں سے بھی عزت اور احترام سے پیش آئیں۔آپس میں محبت سے سارے کام اورڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

۷۔ جو میزبان ہیں اُن کا یہ فرض ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اُسی طرح خوش خلقی سے کرتے رہیں جب تک انتظام کے تحت اس مہمان نوازی کا انتظام ہے۔ یہ نہیں کہ اِدھر جلسہ ختم ہوا اُدھر ڈیوٹی والے کارکن غائب۔ یہ پتہ نہیں کہاں گئے اور انتظامیہ پریشان ہورہی ہو۔تو جو بھی ڈیوٹی دیں پوری محنت اور دیانت داری سے دیں۔

۸۔ اسی طرح کارکنان بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو انتہائی نرمی سے معذرت کر کے تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں لیکن یادرکھیں کہ مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ جولائی ۲۰۰۳ء الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۲ ستمبر ۲۰۰۳ء)

اللہ تعالیٰ تمام میزبانوں اور مہمانوں کو ان نصائح اور ہدایات پر گامزن ہونے اور جلسہ کے تقدس کوملحوظ رکھتے ہوئے ان مبارک ایام ولیالی کو گذارنے اور جلسہ کی برکات سے اپنی جھولیاں بھرکر جانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

آخر میں جلسہ سالانہ کی برکات اور اُس کے فوائد کے بارے میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱۷ویں جلسہ سالانہ کے آخری دن ۲۷ مئی ۲۰۰۹ء کو جو خطاب فرمایا اس کا ملخص پیش کیا جاتا ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

’’ان تین دنوں میں ایک خاص دینی ماحول بنتا ہے جس سے ایک نیک فطرت انسان کے دل کے تاروں میں ایک ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور اس جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔آج کل ہرطرف انسان دنیا کے دھندوں میں گھرا ہوا ہے ۔ اور روحانی علم کے حاصل کرنے کیلئے اس درجہ تک تگ و دو نہیں کرتا جو اس کا حق ہے ۔لیکن جب ایسی مجالس منعقد کی جاتی ہیں جن میں اللہ کا نام بلند کیا جائے اور جن کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کا ادراک حاصل ہوتو یہ عمومی نصیحتیں انسان پر اثر کرتی ہیں۔اور اس کے استفادہ کا موجب بنتی ہیں اوران نصیحتوں سے اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کے لوگ بھی استفادہ کرتے ہیں اور عام لوگ بھی استفادہ کرتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے اور ایک استعارہ کے رنگ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے ایک مجلس کا حال پوچھا اُنہوں نے بتایا کہ ہم ایک ایسی مجلس سے اُٹھ کر آئے ہیں جس میں شامل لوگ تیری حمد و ثنا کررہے تھے اور تیری تعریف میں رطب اللسان تھے۔اور وہ تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے پوچھا کہ وہ کیا مانگ رہے تھے اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا اُنہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت کیا کہ اُس وقت اُن کا کیا حال ہوگا جب وہ میری جنت دیکھ لیں گے اسی طرح فرشتوں نے عرض کیا کہ وہ تیری پناہ مانگ رہے تھے اللہ نے پوچھا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے اُنہوں نے کہا کہ وہ تیری آگ سے پناہ مانگ رہے تھے۔اللہ نے پوچھا کہ کیا انہوں نے میری آگ دیکھ لی ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ نہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ میری آگ کو دیکھ لیں گے تو اُن کا کیا حال ہوگا؟ فرشتے عرض کریں گے وہ تیری بخشش کی طالب تھے۔اس پر اللہ فرمائے گا میں نے اُن سب کو بخش دیا ہے۔اور وہ سب کچھ دیا جو وہ مانگ رہے تھے اس پر فرشتے عرض کریں گے۔اے خدا اُن میں ایک غلط کار آدمی بھی تھا۔اللہ فرمائے گا میں نے اُس شخص کو بھی بخش دیا ہے کیونکہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جس کے ساتھ بیٹھنے والے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے محروم نہیں رہتے۔

پس جو مجالس خالصۃً خدا کیلئے منعقد کی جائیں وہ اللہ تعالیٰ کی برکات کو سمیٹنے والی ہوتی ہیں۔اور اُن سے راہ چلتے بھی فیض پاتے ہیں۔لیکن وہ جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے حاضر ہوں گے ان پر جو اللہ تعالیٰ کے فضل کی جو بارش ہوتی ہے اس کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔پھر وہ مجلس جس کے بارہ میں زمانہ کے امام نے فرمایا ہے کہ اس کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں وہ کس قدر برکات کی حامل ہوگی انسان اس کا تصویر بھی نہیں کرسکتا۔

قادیان کی بستی وہ بستی ہے جس میں دینی فائدہ اُٹھانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا اعلان فرمایا تھا۔اور یہ جلسہ آپ کے وصال کے بعد بھی جاری رہنا تھا۔ جب جاری رہنا ہے تو تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کا حصول بھی جاری رہنا ہے۔جب ایک احمدی قادیان جاتا ہے تو شعائر اللہ کو دیکھ کر اس کی جذباتی کیفیت ہو جاتی ہے۔ ان مقامات میں دعاؤں میں ایک رقّت ، درد اور سوز پیدا ہوجاتا ہے۔وہ یہ مقامات ہیں جہاں زمانہ کے امام کی آخری قیام گاہ ہے۔ آپ کا مدفن ہے۔ وہاں دعا کرکے تسکین کی ایک عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ۔اور ایک پاک تبدیلی کا احساس ہوتا ہے ...... پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا ایک مقصد یہ بتایا کہ بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ یادرکھو حقیقی مومن اگر چہ اُن کا رشتہ خونی رشتہ نہ بھی ہواُن کی اخوت کا معیار انصار مدینہ کے معیار کا سا ہونا چاہئے۔ ساتھ ہی فرمایا کہ اس جلسہ کے نتیجہ میں تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔اور یہ اُخوت کے تعلقات تب اُستوار ہوتے ہیں جب ایک دوسرے کے لئے اعضاء کی طرح ہو جائیں۔ جب ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کی تکلیف کو اپنی تکلیف کی طرح محسوس کرے۔ تب یہ بات صرف جلسہ تک محدود نہیں رہیگی بلکہ جلسہ کے بعد بھی دنیا کے احمدیوں کے دلوں میں ہمیشہ کیلئے پیدا ہو جائے گی۔پس ہم سب میں سے ہر ایک کو اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہئے کہ ہم کس حد تک اس جلسہ کے پروگراموں سے فیض اُٹھانے والے ہیں...... پس ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھا چاہئے اور اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے کی فکر کرنی چاہئے‘‘۔

’’ایک وقت تھا کہ ہندوستان میں مخالفت کا سامنا نہیں تھا جبکہ آج نئے شامل ہونے والوں کو بالخصوص غریب احمدیوں کو تکلیفیں دی جارہی ہیں۔ وہ شہادت کے مقام حاصل کررہے ہیں۔ یہ چیزیں ہمیں بتارہی ہیں کہ یہ خدا کی تقدیر ہے اور یہ وہ تقدیر ہے جو کبھی ٹلنے والی نہیں ،جتنی بھی مخالفتیں ہوں جتنی بھی جائیدادیں چھینی جائیں، جتنی بھی شہادتیں ہوں ،بالآخر فتح ہمارا مقدر ہے۔لیکن ہمیں اُس وقت کیلئے تیار ہونا چاہئے ۔ جب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں فوج درفوج شامل ہوں گے۔ ہمیں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے فریضہ کو ہمیشہ یادرکھنا چاہئے۔

میں مخالفین احمدیت سے بھی کہتا ہوں کہ وہ مخالفت سے باز آجائیں۔ہم اُس خدا کی گود میں ہیں جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے۔وہ ہمارا مولیٰ اور ہمارا نصیر ہے۔اگر یہ لوگ اپنے مظالم سے باز نہ آئے تو اپنے انجام کو دیکھ لیں گے۔ اور خدا تعالیٰ ہماری اقلیت کو اکثریت میں تبدیل کر دے گا۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں۔

(ہفت روزہ بدر ۱۱/ ۴۔ ۲۰۰۹)

خدا تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ کی تمام تر برکات سے کما حقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

ترجمہ القرآن (مراسلاتی کورس) کا پہلا امتحان 22 نومبر 2009ء بروز اتوار ہوگا

تمام ممبران وممبرات مراسلاتی کورس کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ترجمۃ القرآن مراسلاتی کورس کے پہلے سمیسٹر کا امتحان انشاء اللہ ۲۲ رنومبر ۲۰۰۹ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔اب تک ٦ کورس تمام جماعتوں میں بھیجے جاچکے ہیں۔اگر کسی کو یہ نہ ملے ہوں تو مطلع فرمائیں تا کہ دوبارہ بھجوائے جاسکیں۔ مبلغین و معلمین کرام و سیکرٹریان تعلیم القرآن وصدر صاحبان وصدر صاحبات لجنہ اماء اللہ تمام ممبران وممبرات کو امتحان کیلئے تیار کرتے رہیں۔صدر صاحبان وزونل امراء کرام سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔ جوممبران اس امتحان میں شرکت کریں گے آئندہ انہیں ہی دوسرے سمسٹر کے کورسز ارسال کئے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید پڑھنے، سمجھنے اور استفادہ کرنے اور دوسروں تک اس کی سنہری تعلیمات کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

گردہ کی پتھری سے نجات کا ایک آزمودہ نسخہ

(ضیاء اللہ مبشر۔ ربوہ)

گردہ کی پتھری کے مرض کے بارہ میں سنا کرتے تھے کہ بہت موذی اور تڑپانے والا درد رکھتا ہے۔ بارہا بڑے بڑے توانا لوگوں کو اس کی شدت میں تڑپتے دیکھا۔ لیکن درد گردہ کا صحیح اندازہ اس وقت ہوا جب گردہ کی پتھری کے سبب خود ''اہل درد'' میں شامل ہو گئے اور دو سال سے زائد عرصہ تک پتھری کو گردہ کی نالی میں اٹکائے رکھا اور ربوہ سے کراچی تک مختلف ہسپتالوں اور ماہرین مرض ہذا کے چکروں میں پڑے رہے۔ گاہے پتھری گردہ کا یہ درد ہمیں فضل عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ کا مہمان بنانے اور کبھی ضبط کی حدود سے متجاوز ہو کر یاد خدا میں بڑھانے کا باعث بھی ہوتا رہا۔ لیکن آپریشن یا کسی ایسے ہی سرجیکل طریق علاج سے اس لئے کنارہ کرتے رہے کہ بقول طبیب جب گردہ پتھری بنانا سروع کر دے تو اسے کسی ''فرمائش مکرر'' کے بغیر ہی بار بار دہرانے کا عادی ہو جاتا ہے۔

ایسے ہی لمحات کرب والم میں ایک بار ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں ''ایام استراحت'' کے دوران ایک بزرگ نے طریق علاج کے لئے مشورہ عنایت فرمایا۔ اللہ بھلا کرے اُن کا کیونکہ بعدہ نسخہ ہمیں راس آ گیا۔ پہلے تو یہ سوچ کر کہ ہر تیماردار درد بٹانے کے لئے کوئی نہ کوئی نسخۂ چارہ گری ضرور دے جاتا ہے کیونکہ شاید یہ ہمارے معیار ہمدردی کی روایتی علامت ہے۔ ہم نے ان بزرگ کے اس مشورہ پر از خود رسائی کی کوشش ضروری نہ سمجھی کہ ''علی پور میں کسی کے پاس گردے کی پتھری کے علاج کا کامیاب دیسی نسخہ ہے۔ استعمال کر کے دیکھ لو''۔ لیکن تقدیر شاید ہمیں خود ہی بفضل یزداں سوئے شفا لے جانا چاہتی تھی کہ چند ہی روز بعد ایک غرض سلسلہ سے ہمیں علی پور جانا پڑ گیا۔ رات گئے تک مصروفیت کے بعد وقت ملنے پر جب علی پور کے مربی صاحب سے ذکر کیا کہ علی پور میں سنا ہے گردے کی پتھری کا کوئی نسخہ کسی ''دردمند'' نے چھپا رکھا ہے؟ تو محترم مربی صاحب نے یہ راز آشکار کیا کہ اس معاملہ میں وہ خود بھی ہمارے ''ہم درد'' ہیں کیونکہ اس درد کی منازل طے کر چکے ہیں اور صبح سویرے ہمیں ایک چھوٹی بوتل میں دیسی دوائی کا تیارشدہ سفوف مہیا کر دیا۔ تاہم ان کی محبت واحسان کہ ہماری درخواست پر ہمیں نسخہ بھی لکھوا کر مہیا کر دیا۔ اللہ ان کو جزائے حسنہ سے نوازے۔

نسخہ تو بظاہر سادہ سا تھا لیکن ہمارے لئے تو بلا کا کام کر گیا کہ چند دن استعمال کرنے پر ہی ہمارے گردے پر 2 سال سے ناجائز قابض سنگدل پتھری نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی اور بالآخر گردے نے پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے اگل دیا اور ہمیں درد گردہ سے نجات مل گئی۔ کوئی دو سال بعد جب گردہ کے اس مرض نے ''مکرر حملہ'' کر کے دوبارہ پتھری کے درد میں مبتلا کر دیا تو ڈاکٹر صاحب نے ہماری حالت زار کو دیکھتے ہوئے فوری ہسپتال داخل ہو جانے کی ہدایت دے دی لیکن خوش قسمتی سے اسی دیسی نسخہ کی مرقومہ پرچی ہمارے بٹوہ سے برآمدہ ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب کی منت سماجت سے دو روز کی مہلت لی اور گھر جاتے ہوئے راستہ سے یونانی دواخانے جا کر 19 روپے میں مذکورہ نسخہ کی مفردات خرید کر ساتھ لے گئے۔ بیگم صاحبہ نے ہماری حالت الم کے پیش نظر ان مفردات کو فوراً پیس کر سفوف بنا دیا اور ہم نے درد سے تڑپتے ہوئے ایک خوراک اسی لمحہ وافر مقدار پانی کے ساتھ نگل لی۔ خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت اور نرالی شان کہ 2 گھنٹہ کے اندر ہی کھجور کی گٹھلی کے برابر سالم پتھری پیشاب کے ساتھ باہر آ گئی۔ ع

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص

اس کے بعد تو جب بھی ہمیں درد گردہ نے ستایا ہم نے اسی نسخہ کی مدد سے سنگ گردہ کو پاش پاش کیا ہے۔ بعض احباب کو بھی بتایا انہوں نے بھی استفادہ کیا۔ ایک بار ایسے بھی ہوا کہ دسمبر کی دھند میں دوران سفر اپنے ایک ہم رکاب کی خواہش پر ساہیوال میں سرِراہ ایک دوست کے ہاں چند لمحے قیام کیا تو میزبان دوست نے اپنے نوعمر صاحبزادے کا تعارف کرواتے ہوئے برسبیل تذکرہ دعا کی غرض سے ذکر کیا کہ بچہ کا جلسہ قادیان پر جانے کا ارادہ ہے لیکن گردہ کی پتھری کے سبب بیمار ہو گیا ہے۔ شاید آپریشن کروانا پڑے۔ ہمیں فوراً وہی دیسی نسخہ یاد آیا تو کاغذ پر لکھ کر ازراہ ہمدردی ''حسب رویت عیادت کنندگان'' دے دیا۔ کوئی دس روز بعد جلسہ قادیان پر ہم بھی گئے تو حسن اتفاق سے قادیان میں پہلے ہی روز ساہیوال کے یہی دوست اپنے صاحبزادے کے ہمراہ سرراہ مل گئے اور بتایا کہ وہی نسخہ استعمال کیا اور اللہ کے فضل سے پتھری باہر آ گئی اور شفا ہو گئی۔ الحمد للہ۔

خدا تعالیٰ کی عجیب شان اور قدرت ہے۔ چاہے تو مٹی کے ذروں میں بھی شفا رکھ سکتا ہے۔ ہم کوئی حکیم یا طبیب تو نہیں۔ نہ ہی اس شعبہ سے کوئی علاقہ ہے تاہم اپنے تجربہ میں آیا ہوا یہ نسخہ افادۂ عام کے لئے تحریر کیے دیتے ہیں شاید کسی ''ہم درد'' کے کام آ جائے تو وہ ہمیں دعا دے۔

نسخہ :۔ (1) مگھاں (فلفل دراز) 20 گرام (2) نمک سابھر 20 گرام (3) نوشادر ٹھیکری 20 گرام (4) ست اجوائین 3 ماشہ (5) ست پودینہ 3 ماشہ

ترکیب :۔ نمبر 1 تا نمبر 3 کو گرائینڈر کے ذریعہ باریک پیس لیں اور اس پیسے ہوئے سفوف میں نمبر 4 اور نمبر 5 (دونوں ست) رکھ کر کسی چمچے وغیرہ سے پیس دیں اور ملا دیں۔ تیار شدہ نسخہ کی آٹھ ہم وزن خوراکیں بنالیں اور روزانہ ایک خوراک تازہ پانی کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ پانی زیادہ مقدار میں استعمال کرنا ہوگا۔ شفا دینے والی خدا کی ذات ہے۔

(بشکریہ: الفضل انٹرنیشنل ۲۱/اگست۔ ۲۰۰۹)

پاکستان میں

کلمہ توحید کی بے حرمتی

حقوق انسانی کی پامالی غیر مسلم اقلیتوں اور احمدی مسلم جماعت پر ظلم وستم

پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ ہر انسان کو تحفظ ملے گا، تمام حقوق حاصل ہوں گے، کوئی بھید بھاؤ نہیں ہوگا۔ حیرانی کی بات ہے کہ بانئ پاکستان جناب محمد علی جناح صاحب نے جو نظریہ پاکستان اور دستور قوم دنیا کے سامنے پیش کیا تھا آج اس کی کھلم کھلا دھجیاں اُڑائی جارہی ہیں۔ مختلف ذرائع سے جو خبریں آرہی ہیں ان کو سن کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، کوئی بھی شریف آدمی وہاں اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا ہے۔ غیر مسلم اقلیتوں پر ظلم و زیادتی برابر جاری ہے۔ پاکستان سے آئی ہوئی ہندو فیملیوں نے میڈیا کے سامنے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ عوام کو مختلف پریشانیاں لاحق ہیں، مہنگائی کی بھرمار ہے بدعنوانی، لڑائی جھگڑا عورتوں پر زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ آئے دن سینکڑوں افراد مارے جارہے ہیں جنگ کی سی کیفیت ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ حقوق انسانی کی کھلے عام پامالی ہو رہی ہے۔ متعدد بار بین الاقوامی انصاف کے اداروں نے اس چیز کا نوٹس لیا ہے لیکن پاکستان کے حکام لیپا پوتی کر کے رپورٹ توڑ مروڑ کر کے پیش کرتے ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح کے وصال کے بعد پاکستان میں احمدیہ مسلم جماعت سے ناروا سلوک کیا گیا۔ اُنہیں جہاں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ وہیں ان کو بنیادی حقوق سے بھی محروم کیا گیا۔

افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان میں یہ نعرہ عام سننے میں آتا ہے کہ

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔

حیرانی کی بات ہے حکام کے کارندے خود احمدی مساجد اور احمدی گھروں سے کلمہ توحید کو مٹاتے نظر آرہے ہیں۔ اس طرح حکومت پاکستان خود توہین رسالت کی مرتکب ہو رہی ہے احمدی لوگ تو اپنے آقا آنحضرت صلعم کی پیروی میں صبر سے کام لیتے آئے ہیں۔ کبھی قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کی بلکہ خدا کی بارگاہ میں فریاد کرتے رہے یہی وجہ ہے کہ اب خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور اس وقت پاکستان کے جو اَبتر حالات ہیں وہ کسی عذاب سے کم نہیں ہیں، یہ اس کا خمیازہ ہے۔ حال ہی میں پھر ضلع فیصل آباد میں حکومت کے کارندوں نے کلمہ توحید، کلمہ شہادت، احمدی مساجد سے مٹایا ہے اس وقت ان علماء کرام اور مذہب کے ٹھیکیداروں کا وہ جذبہ اور عشق رسولؐ کا دعویٰ اور کلمہ توحید سے محبت کہاں جاتی ہے جب یہ کلمہ توحید مٹایا جارہا ہوتا ہے۔ یقیناً قوم کی قوم خدا کی نظر سے گر گئی ہے۔ آخر خدا تعالیٰ توحید کے کلمہ کو مٹتے ہوئے کب تک برداشت کرے گا۔ ابھی بھی پاکستان کو شدید خطرہ درپیش ہے۔ خدا تعالیٰ فضل فرمائے ملک ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچ جائے اور شرپسند عناصر اور ملاؤں کو خدا تعالیٰ عبرتناک سزا دے جس طرح اس پہلے دشمنان احمدیت کو عبرتناک سزا ملی ہے۔ ساری دنیا کے احمدی اب بھی اپنے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ملک کی سالمیت اور بہبودی کے لئے دُعاگو ہیں کیونکہ اس کے بنانے میں وہاں کے احمدیوں کی بھی قربانی شامل ہے۔

دو سال قبل جب پاکستان میں نماز پڑھتے ہوئے آٹھ افراد کو شہید کیا گیا تھا اُس کے اگلے دن ہی ملک میں شدید زلزلہ آیا تھا اور ہزاروں لوگ مارے گئے تھے اربوں روپے کا مالی نقصان ہوا تھا خاص طور پر کشمیر کا وہ حصہ جو پاکستان میں ہے جہاں سب سے پہلے اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ آمر زمانہ جنرل ضیاء الحق، ذوالفقار علی بھٹو جنہوں نے بڑھ چڑھ کر مخالفت میں حصہ لیا ان کا انجام بھی دنیا کے سامنے ہے۔ لہٰذا جو بھی خدا اور اس کی جماعت سے ٹکر لے گا خدا اس کو تباہ کر کے رکھ دے گا۔ یہ ہمارا پختہ ایمان ہے۔

حکومت پاکستان کا بڑا کارنامہ

۱۹۸۴ء سے ۲۰۰۹ء تک پاکستان میں جماعت احمدیہ کے افراد پر جو جو مقدمات دائر کئے گئے ہیں اس کی ایک جھلک اس طرح ہے۔

☆...... ۷۶۴ افراد کے خلاف کلمہ طیبہ پڑھنے پر مقدمہ دائر کیا گیا۔ ☆...... ۵۸ افراد پر اذان دینے پر مقدمہ۔

☆...... ۴۳۴ افراد کو صرف مسلمان کہنے پر۔

☆...... ۱۸۷ افراد پر اسلامی اصطلاح استعمال کرنے پر۔

☆...... ۱۹۳ افراد پر صرف نماز پڑھنے پر۔

☆...... ۱۷ افراد پر صرف تبلیغ کرنے پر۔

☆...... ۲۷ افراد پر جوبلی کا پمفلٹ تقسیم کرنے پر

☆...... 934 مقدمات دفعہ BC-298 اور 295 سی کے تحت پاکستان سرکار نے دائر کئے ہیں۔ ☆...... اس کے علاوہ ۱۹ مقدمات خلفاء کرام کے خلاف درج کئے گئے۔

☆...... ربوہ کے رہنے والوں پر دفعہ ۲۹۸ کے تحت مقدمات درج ہیں۔

غرض یہ کہ اس دوران :۔

☆...... ۱۰۴ افراد کو شہید کیا گیا۔

☆...... ۲۱ مساجد کو شہید کیا گیا۔

☆...... ۲۷ مساجد کو سیل کیا گیا۔

☆...... ۱۱ مساجد کو نذر آتش کیا گیا۔

☆...... ۴ مساجد کو تعمیر کرنے سے روک دیا گیا

☆...... ۲۸ قبروں کو اکھیڑ دیا گیا

☆...... ۴۴ میت کو تدفین سے روکا گیا وغیرہ۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ پاکستان میں اعلیٰ اور نمایاں قابلیت رکھنے والے احمدی ڈاکٹروں کو جو کہ بلا لحاظ مذہب وملت خدمت بجالا رہے ہیں ان کو بھی شہید کیا جارہا ہے۔ یہ کارنامہ ایک اسلامی مملکت کا ہے کیا خدا اور اُس کا رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا وجود باجود۔ ان کی حرکات اور اس کام سے خوش ہوتا ہوگا۔ اس ملک میں امن اور شانتی کیسے ہوگی اور اگر اب پاکستان کا شریف طبقہ بھی مسلسل خاموش رہا تو وہ دن دور نہیں جبکہ خدا تعالیٰ اس ملک کو تباہ و برباد کر دے گا جس ملک میں کلمہ توحید کو مساجد سے کھرچا جارہا ہے اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ (آمین)

(محمد یوسف انور، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

ملکی رپورٹیں

قادیان میں عید ملن پارٹی کی تقریب

مورخہ ۲۶ ستمبر ۲۰۰۹ء کو بعد نماز عصر پانچ بجے سرائے طاہر میں عیدالفطر کی خوشی میں عید ملن پارٹی کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں شہر کے معززین کے علاوہ قرب وجوار کے مذہبی وسیاسی رہنماؤں اور مضافات کے پنچ سرپنچ صاحبان سابق منتری جناب خوشحال بہل صاحب، جناب ترپت راجندر سنگھ صاحب باجوہ، حضرت بابا نانکؒ کی سولھویں نسل سے باباسکھد یوسنگھ صاحب بیدی ڈیرہ بابا نانک والے، بیرنگ کرسچین کالج بٹالہ کے پرنسپل جناب ڈاکٹر ایڈورڈ مسیح صاحب، پرنسپل سکھ نیشنل کالج قادیان جناب بلونت سنگھ صاحب ملّی، اور کئی سکولوں کے پرنسپل صاحبان، ڈاکٹرز اور وکلاء صاحبان، قادیان بلدیہ کے کونسلر صاحبان اور کئی سرکردہ افراد نے شرکت کی۔ قبل ازیں ان سب کو جماعت کی طرف سے اس خوشی میں شمولیت کے لئے دعوت نامے دئے گئے تھے۔ پارٹی کا انتظام سرائے طاہر کے وسیع صحن میں شاندار نشستوں پر کیا گیا تھا۔ جیسے جیسے مہمان تشریف لاتے گئے ان کی خدمت میں مشروبات پیش کی گئیں۔ تقریب کا آغاز مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی زیرصدارت ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے سرانجام دئے۔ آپ نے سب سے پہلے تقریب کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے تعارفی تقریر کی۔ عزیز مرشد ڈار متعلم جامعہ احمدیہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیز فاتح الدین متعلم جامعہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں　　　ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم کوثر صاحب نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ قادیان میں سب مذاہب کے ماننے والے بڑے پیار اور محبت سے رہتے ہیں اور انسانیت اور پیار سب میں مشترک ہے۔ اس کے بعد جناب برج بھوشن بیدی صاحب آر ایس ایس کے پنجاب سرسنگھ چالک نے بتایا کہ یہ سچی بات ہے کہ ہم بڑے سالوں سے محبت وپیار سے مل کر رہتے ہیں اور کبھی کوئی ٹینشن والی بات پیدا نہیں ہوئی۔ یہ سماج اور دیش ہم سب کا ہے۔ مذہب بدلنے سے خون نہیں بدل جاتا سب کا خون ایک ہی رنگ کا ہے۔ اگر کوئی ایک دوسرے کو الگ کرنے کی کوشش بھی کرے گا تو بھی ہم الگ نہیں ہو سکتے۔ اس کے بعد جناب گورونڈر پال سنگھ صاحب گوراممبر گوردوارہ پربندھک کمیٹی قادیان نے بتایا کہ اس جماعت نے آپسی اتفاق کو آگے بڑھایا ہے اور اس شہر کے امن کی مثال دوسرے دیشوں میں بھی دی جاتی ہے۔ اگر کبھی کوئی تلخ بات ہو بھی جائے تو ہم آپس میں بیٹھ کر ہی اس کو حل کر لیتے ہیں۔ ہمیں جماعت کے نعرہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں پر عمل کرنا چاہئے۔ آپ نے حضرت بابا نانکؒ کی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی اور کمیٹی کی طرف سے یہاں موجود اس حسین گلدستے کو مبارک باد دی اور نیک خواہشات کا اظہار فرمایا۔ سابق وزیر جناب سیوا سنگھ صاحب سیکھواں ایم ایل اے کاہنووان نے عید کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ نے اپنی خوشی میں سب فرقوں کو اکٹھا کیا ہے اور یہ لوگ ساری انسانیت کی خدمت کے لئے جو پروگرام بناتے ہیں اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اگر دوسرے لوگ بھی ان کی طرح ہی عمل کریں تو دنیا میں کوئی مسئلہ نہیں رہ سکتا۔

جناب مہندر سنگھ صاحب کے پی صدر کانگریس پارٹی پنجاب وایم پی جالندھر نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے اس خوشی کے موقعہ پر الگ الگ مذاہب کے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے۔ سب سے بڑا دھرم انسانیت کی خدمت ہے۔ دنیا میں بہت سے مسائل ہیں انسان اپنے ہاتھوں بہت سی مصیبتیں کھڑی کر رہا ہے۔ ان کو مذہبی طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ماحول کو درست کریں تا کہ آپسی نفرت کی دیواریں ختم ہوں۔

اس کے بعد مکرم صدر اجلاس نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب کو جماعت کے ساتھ پیار ہے جس کی وجہ سے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر تشریف لائے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اس کی جزا دے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور آپ کے عملی نمونہ میں سے بعض واقعات بیان فرمائے جن میں قادیان کے دیگر اہل مذاہب کے ساتھ آپؑ کی محبت اور والہانہ خدمت کا اظہار ہوتا تھا۔ اور فرمایا جماعت احمدیہ اسی جذبہ کو لے کر آگے بڑھ رہی ہے اور یہی نمونہ جماعت دنیا کے ۱۹۳ ممالک میں پیش کرتی ہے۔ اور آج دنیا کو اسی پیار ومحبت کی ضرورت ہے۔ آپ نے بتایا کہ بے شک آج بھی قادیان کی کوئی دنیاوی حیثیت نہیں لیکن خدا کے مامور کی بستی ہے اور ۱۹۳ ممالک میں پائے جانے والے احمدیوں کی آنکھ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کی ترقی کی بڑی بھاری بشارتیں دی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ آپسی اختلافات کو دور رکھتے ہوئے پیار، محبت اور بھائی چارے کو قائم رکھیں اور پرانی روایات کو آگے بڑھائیں۔ اور اس بستی کو ماڈل بنائیں۔ یہ مذہبی اور سیاسی پارٹیوں کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام حاضرین نے اپنے اپنے طریق کے مطابق ہاتھ اٹھا کر شمولیت اختیار کی۔ آخر پر تمام حاضرین کی مشروبات وماکولات سے تواضع کی گئی۔ (ادارہ)

منقولات

پاکستان نے جو کچھ پایا، اُسے بھی کھو دیا ہے

ایک احمدی کو ملا نوبل انعام بھی مسترد کر دیا

اسلام آباد: ۷ ستمبر اپنی تشکیل کے بعد سے اب تک پاکستان نے محاذ جنگ پر شکست کے ساتھ اپنا ایک حصہ ہی نہیں گنوایا بلکہ جو پایا اسے بھی کھونے میں ہی دلچسپی دکھائی جس کی ایک مثال نوبل انعام ہے جسے اس لئے مسترد کر دیا گیا کہ وہ ایک احمدی کے حصے میں آیا تھا۔ تقسیم ہند کے نتیجے میں قیام پاکستان سے ایشیاء اور مسلم دنیا کے بے فیض رہ جانے پر ایک تجزیے میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اپنے قیام کے بعد گزرنے والے برسوں کے ساتھ ایک عجیب وغریب تخلیق بنتا گیا جس کے ہمسائے (افغانستان کو چھوڑ کر) ترقی کرتے گئے یہاں تک کہ ہندوستان اور چین اقتصادی طاقت بن کر ابھر گئے اور پاکستان ہندوستانی معیار زندگی کا مذاق اڑاتے اڑاتے خود مذاق میں تبدیل ہو کر رہ گیا۔ دی نیوز میں شائع اس تجزیے میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کا جسے ہر چیز میں سازش نظر آتی ہے، جہل سب سے بڑا دشمن ہے۔ دوسری طرف جنوب مغربی ایشیاء سے شمالی افریقہ تک تعلیم اور متوازن حکومتوں کے ساتھ معاشرتی اور اقتصادی اعتبار سے تقریباً سبھی ممالک نمایاں ترقی کی راہ پر ہیں۔ جہاں تک ہر چیز میں سازش دیکھنے کا تعلق ہے تو پاکستان اس میں بھی اس وقت ناکام رہا جب جنرل ضیاء الحق نے ملک کے حال اور مستقبل دونوں کو تباہی کے راستے پر ڈال دیا۔ اخبار کے مطابق پاکستان میں جمہوری حکمرانی تعلیم معاشرتی بیداری اور بڑھتی ہوئی آبادی کے تعلق سے کبھی سنجیدگی اختیار نہیں کی گئی اور یہی وجہ ہے کہ جب کوئی فوجی آمد اقتدار پر قابض ہوتا اس کا خیر مقدم کیا گیا اور جب کوئی جمہوری حکومت قائم ہوئی تو لوگ خوفزدہ ہو گئے کہ بس چند ماہ میں ملک دیوالیہ ہونے جا رہا ہے۔ اس طرح بینکوں سے رقم اور لاکروں سے قیمتی چیزیں نکالنے کی لہر چلتی رہی۔

(بحوالہ روزنامہ ہند سماچار مورخہ ۸ ستمبر ۲۰۰۹ء)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم مکرم حاجی طالب حسین صاحب ریٹائرڈ گرداور مورخہ ۹ مئی ۲۰۰۹ء کو تھوڑے ہی دنوں کی علالت کے بعد اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی ۶۶ برس عمر تھی۔ محترم موصوف محکمہ مال کے ایک قابل ترین وجود مانے جاتے تھے اور ریاست بھر میں محکمہ مال میں ان کی قابلیت کو مانا جاتا ہے۔ ۱۹۷۰-۱۹۷۱ء میں بیت اللہ کا حج بھی ادا کیا تھا۔ اس وقت وہ آل انڈیا سیکولر کونسل جموں کے چیئرمین کے عہدے پر فائز تھے۔ اور سینئر کانگریس لیڈر بھی تھے۔ اُن کی وفات کی خبر یہاں کے دو بڑے اخباروں نے بھی شائع کی۔ آپ سماج کے غریب طبقہ کے دوست ہمدرد اور رہنما بھی تھے۔ ساری عمر انہوں نے سماج کے غریب طبقہ کی خدمت کی۔ ان کی سیرت کے کئی پہلو بہت ہی نمایاں تھے۔ ایک نڈر احمدی، بردبار انسان، جرأت مند انسانیت دوست اور خلق اللہ کی نفع رسائی میں ہمیشہ مصروف رہتے تھے۔ ہمیشہ سچ اُن کی وفات اُن غریب لوگوں کیلئے باعث تشویش ہوئی جو سماج میں ایک غریب طبقہ مانا جاتا ہے وہ ہمیشہ ایسے لوگوں کیلئے باعث راحت ورحمت تھے خواہ وہ عام مسلمان تھے یا غیر مسلم تھے۔ آپ کی آخری آرام گاہ بھی ایسے مقام پر بنی جہاں پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دو صحابہ قاضی محمد اکبرؓ اور اُن کے بیٹے میاں فضل الدینؓ کے مزار ہیں اور جماعت احمدیہ چارکوٹ کی وہ تاریخی مسجد ہے جہاں پر صحابہ حضرت مسیح موعودؑ نے عبادات بجالائیں اور جس کی تعمیر نو سیدنا حضرت مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے کی۔ آپ نے اپنی اولاد کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کی اور ان کو تعلیم کی اعلیٰ منازل تک پہنچا دیا۔ اللہ کے فضل سے آپ کے ۷ بیٹے اور ۵ بیٹیاں ہیں۔ ساری عمر درویشی کی زندگی بسر کی خاکسار کے ساتھ چھ ماہ پہلے آپ کی یہاں کے ممبر پارلیمنٹ سابق چیف منسٹر جموں کشمیر ڈاکٹر فاروق عبداللہ صاحب کے ساتھ Appointment ہوئی جو کہ موجودہ چیف منسٹر جموں کشمیر محترم عمر عبداللہ صاحب کے والد صاحب ہیں۔ اُن کو انہوں نے اپنی میٹنگ کے دوران جماعت کی اُن خدمات کا تذکرہ کیا جو کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مسلم کانفرنس اور موجودہ نیشنل کانفرنس ہے کی بنیادی اینٹ رکھنے کی وجہ بنی کو وسعت دیا، کشمیر کمیٹی جو کہ مسلم کانفرنس تھی اس کے صدر مقرر ہوئے اور کشمیریوں کے حقوق کے تئیں اُس زمانے میں جو خدمات بجالائیں ان کا تفصیل سے تذکرہ کیا۔ وہ ہمیشہ جماعت کی تبلیغ کرتے رہتے تھے اور کسی اعلیٰ یا ادنیٰ کی کبھی بھی پروانہ کرتے تھے۔ وہ ایک ذکی ذی شعور انسان تھے اُن کی لیاقت کے یہاں سب قائل ہیں۔ مولیٰ کریم ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

(مختار احمد محمود بھٹی۔ زونل سیکرٹری تبلیغ وقائد مجلس بڑھانوں۔ جموں)

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں

badrqadian@rediffmail.com

قرار دادِ تعزیت بروفات

حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مورخ احمدیت

منجانب: مجلس انصار الله بھارت

ہم اراکین مجلس انصار اللہ بھارت حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی وفات پر دِلی رنج وغم اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔آمین۔

جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم، متبحر عالم، محقق، دانشور اور مؤرخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخہ 26/اگست 2009ء کو صبح 3 بجے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں بعمر 82 سال اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ نے 63 سال سے زائد عرصہ جماعت احمدیہ کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔آپ کے والد کا نام محترم حافظ محمد عبد اللہ صاحب تھا۔آپ مورخہ 3 مئی 1927ء کو اپنے آبائی قصبہ پنڈی بھٹیاں میں پیدا ہوئے تھے۔آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے چچا محترم میاں عبد العظیم صاحب درویش مرحوم قادیان کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی تھی۔ آپ کے والد صاحب نے جلسہ سالانہ 1933ء کے موقع پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھ پر شرفِ بیعت حاصل کیا اور اپنے والد میاں رحمت اللہ صاحب کی طرف سے شدید مصائب اور آلام کا سامنا کیا۔لیکن آپ کوہِ وقار بن کر مومنانہ شان کے ساتھ احمدیت کے منادی بنکر زندگی کے آخری سانس تک سرگرمِ عمل رہے۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب 1935ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔1944ء میں جامعہ احمدیہ میں تعلیم کا آغاز کیا۔1946ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور پنجاب یونیورسٹی میں تیسرے نمبر پر آئے۔الفضل قادیان میں آپ کا پہلا مضمون 16 مئی 1944ء کو، ریویو آف ریلیجنز قادیان میں اگست 1945ء میں اور فرقان میں اپریل 1947ء میں شائع ہوا۔29/اکتوبر 1951ء کو جامعۃ المبشرین ربوہ کی طرف سے پہلی کامیاب ہونے والی شاہد کلاس میں آپ بھی شامل تھے۔اس کلاس کی الوداعی تقریب میں حضرت مصلح موعودؓ نے شرکت فرمائی اور نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد مبارک اور نگرانی میں آپ نے 1952ء سے روزنامہ الفضل میں شذرات کے ایک صفحہ پر مشتمل کالم شروع کیا جو 1953ء تک قبول عام کی سند کے ساتھ جاری رہا۔مورخہ 25 جون 1953ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے محترم مولانا صاحب کو تاریخ احمدیت کی تدوین کی ذمہ داری سونپی اب تک 20 جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں جن میں 1960 تک کے حالات شامل کئے گئے ہیں۔علاوہ ازیں آپ کی چالیس سے زائد تالیفات مختلف موضوعات پر چھپ چکی ہیں جن کے دیگر زبانوں میں تراجم بھی ہو چکے ہیں۔قومی اسمبلی پاکستان میں 1974ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قیادت وسیادت میں جو نمائندہ وفد گیا تھا اس میں آپ کو شمولیت کی سعادت ملی۔آپ نے بطور قاضی سلسلہ بھی خدمت کی۔اب بھی مجلس افتاء اور ریسرچ سیل کے ممبر تھے۔جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر 1976ء سے لیکر 1983ء تک آپ کو تقاریر کرنے کا موقع ملا۔جلسہ سالانہ انگلستان 1985 میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ذرّہ نوازی کی بدولت آپ کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی نمائندگی کی توفیق ملی۔جلسہ میں شرکت کے علاوہ حضور انور کے خصوصی ارشاد کے مطابق سویڈن، ناروے اور جرمنی کی جماعتوں کا دَورہ بھی کیا اور سوال وجواب کی مجالس کا کامیاب انعقاد بھی عمل میں آیا۔آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ترجمۃ القرآن میں خدمت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

3/اپریل تا 23 مئی 1990ء گوجرانوالہ سینٹرل جیل میں 9 دیگر احمدی افراد کے ساتھ آپ اسیر راہِ مولیٰ بھی رہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کے فرزند مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کارڈیالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کو ایک مکتوب میں فرمایا: شیر پنجرے میں بھی شیر ہی رہتا ہے۔اللہ کے شیروں سے ملنے جاؤ تو میرا محبت بھرا اسلام اور پیار دینا

بیسویں صدی کے آخری عشرہ میں کیمبرج کے ایک عالمی ادارے انٹرنیشنل بلیوگرافیکل کی طرف سے احمدیت کے اس خادم کو مَین آف دی ایئر (1992-93) کا اعزاز دیا گیا۔یہ اعزاز ایسی خاص علمی شخصیات کو دیا جاتا ہے جن کی صلاحیتوں، کامیابیوں اور قیادت کا عالمی سطح پر اعتراف کیا جاتا ہے۔پاکستان کے تمام بڑے اور مؤقر اخبارات نے اس اعزاز کی خبریں دیں۔محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بھارت میں ہونے والے تاریخی مناظرہ میں پاکستان سے تشریف لائے تھے۔آپ نے حوالہ جات کے سلسلہ میں قدم قدم پر رہنمائی فرمائی۔یہ مناظرہ نومبر 1994ء میں انجمن اہل قرآن والحدیث وجماعت احمدیہ کے مابین 9 دن تک چلتا رہا اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل آپ کو اس مناظرے میں عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 23/اکتوبر 1982ء کو مسجد مبارک ربوہ میں مجلس عرفان میں فرمایا ”مولوی دوست محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حوالوں کے بادشاہ ہیں ایسی جلد ان کو حوالہ ملتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ جب قومی اسمبلی میں پیش ہوئے تھے تو وہاں بعض غیر از جماعت نے آپس میں تبصرہ کیا اور بعض احمدی دوستوں کو بتایا کہ ہمیں تو کوئی سمجھ نہیں آتی ہمارے اتنے موٹے موٹے مولوی ہیں، ان کو ایک ایک حوالہ ڈھونڈنے کیلئے کئی کئی دن لگ جاتے ہیں لیکن ان کا پتلا دبلا مولوی ہے اور منٹ میں حوالے ہی حوالے نکال کر پیش کر دیتا ہے“

(روزنامہ الفضل 11 جون 1983)

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 26/اگست 2009ء کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے مسجد مبارک میں پڑھائی۔تدفین کیلئے آپ کا جسد خاکی بہشتی مقبرہ لے جایا گیا چارپائی پر لمبے لمبے بانس باندھے گئے تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب اپنے اس بزرگ کی میت کو کندھا دے سکیں۔ جنازے کے اردگرد ڈیوٹی پر متعین خدام نے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ دیکر حفاظتی دائرہ بنایا ہوا تھا۔بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کرائی اس موقع پر ربوہ کے علاوہ دُور ونزدیک کے شہروں اور دیہات سے ہزاروں افراد موجود تھے جو رمضان المبارک کے ایام میں محترم مولانا موصوف کی نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کیلئے تشریف لائے تھے۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 28/اگست 2009ء کے موقع پر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے حالات بیان فرمائے اور مرحوم کی بلندیٔ درجات کیلئے دُعا کی تحریک فرمائی اور بعد نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔اسی روز بعد نماز جمعہ قادیان میں بھی مولانا موصوف کی نماز جنازہ غائب پڑھائی گئی۔

مجلس انصار اللہ بھارت محترم مولانا صاحب موصوف کی وفات پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے حضرت مولانا صاحب کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، بیٹیوں اور دیگر عزیزان سے دِلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے اوصاف آپ کی اولاد میں بھی جاری رکھے اور آپ سب کا حافظ وناصر ہو۔(آمین)

☆☆☆

مقام ظهور قدرت ثانیه بهشتی مقبره قادیان میں پرانے درختوں کی جگه نئے درخت لگوائے گئے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد آپ کا جسدِ اطہر بہشتی مقبرہ کے باغ کے جس حصے میں رکھا گیا تھا اور آموں کے جن درختوں کے احاطے میں بیعتِ اولیٰ ہوئی تھی وہاں خلافت جوبلی کی یادگار تعمیر ہوئی ہے۔اس دوران آم کے وہ درخت جن کی نشاندہی حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانیؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی کہ ان درختوں کے درمیان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بیعت لی تھی وہ درخت سوکھ گئے تھے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس کی رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ:۔

”بہشتی مقبرہ قادیان میں جو آم کے درخت سوکھ کر ختم ہو گئے ہیں وہاں سے نکلوا کر اُن کی جگہ وہیں پر دیسی آموں کے درخت اس ساون کے مہینہ میں لگوا دیئے جائیں“۔

چنانچہ حسبِ ہدایت حضور انور مورخہ ۱۲/ستمبر ۲۰۰۹ء کو محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان اور ناظر اعلیٰ قادیان اور صدر مجلس کار پرداز اور ممبران مجلس کار پرداز کی موجودگی میں پرانے درختوں کی جگہ دیسی آم کے نئے پودے لگوا دیئے ہیں۔تاکہ یہ تاریخی جگہ اُسی قسم کے درختوں کے ساتھ آئیندہ بھی محفوظ رہے۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

ریلوے ریزرویشن بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر ۲۰۰۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۳۰ نومبر ۲۰۰۹ء تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل ذیل رقم بھجوا دیں۔یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ۶۰ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station.........to ....Dated...........Class........Seat/Berth.......

Train No..........Train Name.............Male/Female....... Age............

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ وناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپ کیلئے خیر وبرکت کا موجب ہو۔آمین۔

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹرائز ریزرویشن سسٹم کے تحت واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے اس سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء)

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السلام (بیلجیئم) میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔

Dilbeek کے میئر کی اور ممبر پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقات۔ خواتین کے ساتھ مجلس سوال و جواب۔ تقریب آمین۔ دستی بیعت۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیلجیئم میں مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

10/اگست 2009ء بروز سوموار:

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 10 اگست 2009 بروز سوموار جلسہ سالانہ جرمنی کو رونق بخشنے کیلئے لندن سے روانہ ہوئے۔ شمع احمدیت کے پروانوں کی ایک کثیر تعداد اپنے آقا کو الوداع کہنے کیلئے مسجد فضل لندن کے احاطے میں موجود تھی۔ حضور انور 10 بجکر 10 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ الوداع کہنے کے لئے اکٹھے ہونے والے اپنے پروانوں پر نظر ڈالی اور اپنا دستِ مبارک لہرایا۔ اِس پر وہاں موجود احباب نے پُر جوش انداز میں ہاتھ لہرا لہرا کر اپنے آقا کے سلام کا پُر خلوص جواب دیا۔ حضور انور دعا کروانے کے بعد اپنی گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور سات گاڑیوں پر مشتمل قافلہ Dover کی بندرگاہ کی طرف روانہ ہوا۔ ان میں سے دو گاڑیاں مرکز اور جماعت انگلستان کی نمائندگی میں حضور انور کو الوداع کرنے کیلئے Dover کی بندرگاہ تک جا رہی تھیں۔ جس وقت قافلہ روانہ ہوا اس وقت سورج نکلا ہوا تھا باوجود ہوا کے چلنے کے موسم میں گرمی اور تپش کا احساس پایا جاتا تھا۔ قافلے کی گاڑیاں ابھی A3 پر ہی پہنچی تھیں کہ کچھ دیر بعد بادل چھا گئے جس سے موسم خوشگوار ہو گیا اور گرمی کی تپش کے احساس میں کمی واقع ہوگئی۔

Dover یورپ کی سب سے بڑی اور مصروف بندرگاہ ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ گزشتہ روز یعنی 9 اگست کو قریباً 63000 افراد اور 14000 گاڑیوں نے اس بندرگاہ کے ذریعہ سفر کیا اور کم و بیش روزانہ اتنے مسافر اس بندرگاہ کے ذریعہ سفر کرتے ہیں۔ Napoleonic جنگوں اور جنگ عظیم دوم کے دوران اس بندرگاہ کو جنگی اعتبار سے ایک خاص اہمیت حاصل تھی اور پرانے وقتوں میں یہ جنگی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی رہی ہے۔ لیکن موجودہ زمانے میں خاص طور پر 1985 سے خلفاء احمدیت اسلام اور امن کے پیامبر کے طور پر یورپین دنیا کو اسلام اور امن کا پیغام دینے کے لئے اس بندرگاہ کے ذریعہ سفر کر رہے ہیں۔

بیت الفضل لندن سے Dover قریباً 78 میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ مسافت 1 گھنٹہ 30 منٹ میں طے کرنے کے بعد قافلہ Dover کی بندرگاہ پر پہنچا اور Check in کیلئے جانے سے قبل حضور انور باہر والی پارکنگ میں رُک کر گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ جہاں مکرم عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر۔لندن)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیوٹ سیکرٹری) مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب (نائب امیر یو۔کے)، مکرم ولید احمد صاحب (صدر مجلس انصار اللہ یو۔کے)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت)، مکرم منور احمد خان صاحب (رکن عملہ حفاظت)، مکرم عمران ظفر صاحب (مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے) اور مکرم اظہر منہاس صاحب نے حضور انور کو الوداع کیا۔ حضور انور نے انہیں شرف مصافحہ بخشا۔ اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے کے خدام حفاظتی ڈیوٹی پر موجود تھے۔

بندرگاہ پر سیکیورٹی اور امیگریشن کی معمول کی کاروائی سے 12 بجکر 24 منٹ پر فارغ ہونے کے بعد فیری کے اندر جانے سے قبل حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لا کر قریباً نصف گھنٹہ تک چہل قدمی فرماتے رہے۔ Dover شہر کا موسم بہت خوشگوار تھا اور درجہ حرارت 23 سینٹی گریڈ تھا۔ اس موقع پر وہاں موجود مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے مسافر حضور انور کی پُر کشش شخصیت سے متاثر ہو کر بعض اراکین قافلہ سے حضور انور کے بارے میں دریافت کرتے رہے۔ جن لوگوں نے دلچسپی ظاہر کی انہیں جماعت اور حضور انور کے تعارف پر مشتمل تعارفی پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ اس دوران حضور انور کچھ دیر کیلئے مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر بیت المال خرچ (ربوہ) کے ساتھ محوِ گفتگو رہے۔ جہاز راں کمپنی P&O نے Pride of Kent نامی فیری کیلئے Boarding شروع کرنے پر سب سے پہلے حضور انور کے قافلے کی گاڑیوں کو Priority کی بنیاد پر بورڈ کیا۔ گاڑیاں فیری کے اندر پارک ہونے کے بعد حضور انور عام سیڑھیوں کے راستے سے فیری کے اسپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ ایک بجکر پچیس منٹ پر فیری کا سفر شروع ہوا۔ Dover سے Calais کی بندرگاہ تک کا فاصلہ 34 کلومیٹر (21 میل) ہے۔ جو کہ 1 گھنٹہ 30 منٹ میں طے ہوا۔

فرانس کے وقت کے مطابق 3 بجکر 55 منٹ پر فیری فرانس کی بندرگاہ Calais پر لنگر انداز ہوئی۔ فرانس کی یہ بندرگاہ بیلجیئم کے بارڈر سے قریباً 35 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں امیر جماعت بیلجیئم مکرم سید حامد محمود شاہ صاحب کے علاوہ مکرم میاں اعجاز احمد صاحب (جنرل سیکریٹری)، مکرم محمد اسمٰعیل خان صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم)، مکرم افضال احمد توقیر صاحب، مکرم رانا شہزاد احمد صاحب، مکرم ملک مسعود اختر صاحب، مکرم اویس بن سعد صاحب، مکرم جاوید احمد صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب، مکرم فرید یوسف صاحب، مکرم منیر احمد بھٹی صاحب، مکرم کریم اللہ صاحب، مکرم رقیب الحسن صاحب، مکرم محمود احمد ناصر صاحب، مکرم مظفر قریشی صاحب اور مکرم ہمایوں بٹ صاحب حضور انور کے استقبال کیلئے وہاں موجود تھے۔ نیز بندرگاہ سے باہر مختلف جگہوں پر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کے خدام حفاظتی ڈیوٹی پر متعین تھے۔ بندرگاہ سے باہر ایک قریبی پارک میں قافلے کی گاڑیاں رُکیں۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب بیلجیئم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مشن ہاؤس بیت السلام برسلز میں حضور انور کا ورود مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے پرتپاک استقبال

یہاں سے کچھ ہی دیر بعد بیلجیئم کے مشن ہاؤس بیت السلام (برسلز) کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک گھنٹہ 35 منٹ کی مسافت کے بعد قافلہ مشن ہاؤس پہنچا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس کے گیٹ میں داخل ہوئی تو فضا نعرہ ہائے تکبیر اور خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ مشن ہاؤس کا احاطہ احباب وخواتین، بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جنہوں نے والہانہ انداز میں حضور انور کا پرتپاک استقبال کیا۔ ایک بچے عزیزم عدنان احمد نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ جب کہ ایک بچی عزیزہ وشال باسط نے حضرت سیدہ امتہ السبوح صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ بچوں اور بچیوں نے دلکش نغمات اور ترانوں سے حضور انور کی آمد پر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ حضور انور قریباً 15 منٹ تک شمع احمدیت کے پروانوں کے درمیان رونق افروز رہے اور نماز کی تیاری کی ہدایت کر کے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ 10 منٹ بعد حضور انور مارکی میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر قصر کر کے پڑھائی۔ حضور انور کی آمد پر مشن ہاؤس کے احاطے میں ایک بڑی مارکی اور خیمے لگائے گئے تھے اور مشن ہاؤس خوبصورت رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

ملاقاتیں

شام 7 بجکر 30 منٹ پر حضور انور نے بیلجیئم کی مراکش نژاد ممبر آف پارلیمنٹ مسز سعود رزاق صاحبہ کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ یہ بیلجیئم کی سیاسی پارٹی S.P کی سرگرم رکن ہیں۔ امسال جلسہ سالانہ یو۔کے میں بھی شامل ہو کر حضور انور سے ملاقات کر چکی ہیں۔ ان کی ملاقات کا وقت تو ساڑھے سات بجے شام مقرر تھا تاہم وہ بہت پہلے سے مشن ہاؤس پہنچ چکی تھیں۔ اور دیگر خواتین کے ہمراہ حضور انور کے استقبال میں شامل تھیں۔ دوران ملاقات حضور انور نے ان سے مختلف امور بالخصوص مراکش میں احمدیت کے مستقبل کے بارے میں گفتگو فرمائی۔ حضور انور نے انہیں ''احمدیت کی سفیر'' قرار دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا تحفہ عطا فرمایا۔ یہ ملاقات قریباً نصف گھنٹہ جاری رہی۔

شام آٹھ بجے دِلبیک شہر کے میئر جناب Stefan Plate نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جس میں مختلف امور پر بات چیت ہوئی۔ میئر موصوف نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں آپ کی جماعت سے بہت متاثر اور خوش ہوں۔ حضور انور نے انہیں یادگاری تحفہ عطا فرمایا۔ یہ ملاقات بھی آدھا گھنٹہ جاری رہی۔

محفل سوال و جواب

میئر سے ملاقات کے بعد حضور انور نے گھانا، سیریا، انڈونیشیا، بیلجیئم اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والی خواتین کو ملاقات کا شرف بخشا۔ حضور انور نے ہر ممبر کو اپنا نام اور مختصر تعارف کروانے کا ارشاد فرمایا اور پھر یہ نشست ایک دلچسپ محفل سوال و جواب میں بدل گئی۔ اس میں ترجمانی کے فرائض حافظ احسان سکندر صاحب نے سرانجام دیئے۔ تعارف کے بعد حضور انور کو محترمہ لیلیٰ سنوسی صاحبہ اور دوسری خواتین جن کا تعلق مراکش سے تھا اور انہیں چند ماہ پہلے ہی احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی نے اپنے تفصیلی حالات بتائے۔ حضور انور نے محترمہ لیلیٰ سنوسی صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ انہیں جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر کیسا لگا ہے؟ جس پر انہوں نے بتایا کہ مَیں تسلیم کرتی ہوں کہ میرے بہت سے دوستوں نے جن میں اکثریت غیراز جماعت پاکستانیوں کی ہے نے میری حوصلہ شکنی کی۔ لیکن جوں جوں مَیں جماعت سے قریب ہوئی تو مَیں نے جانا کہ یہ الٰہی جماعت ہے۔ انہوں نے حضور انور سے عرض کی کہ ان کے خاندان والوں کا خیال ہے کہ امام مہدی نے قیامت کے دن آنا ہے۔ چونکہ ابھی تک قیامت نہیں آئی تو تم جماعت احمدیہ کے امام مہدی کو کیوں کر مان سکتی ہو؟ حضور انور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ آپ اپنے والدین سے کہیں کہ انہیں آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ کا اصل مفہوم سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حدیث کے الفاظ میں قیامت کے دن کا ذکر موجود ہے۔ مگر اس سے کوئی خاص دن یا سال مراد نہیں بلکہ قیامت کا زمانہ مراد ہے۔ حدیث میں تو یہ ذکر بھی ہے کہ امام مہدی خنزیر کو قتل کرے گا اور صلیب کو توڑے گا۔ اگر ان کے یوم قیامت کے نظریے کو درست مانا جائے تو پھر مسیح اور مہدی کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیوں کہ جب قیامت آجائے گی تو کچھ باقی ہی نہیں رہے گا اور جب کچھ باقی ہی نہیں رہے گا تو امام مہدی کی کیا ضرورت رہے گی۔ حضور انور نے قرآن و حدیث کی روشنی میں قیامت کے دن کی نشانیاں بیان فرمائیں۔ جیسا کہ اونٹ سواری کے طور پر استعمال نہیں ہوں گے، سفر کا وقت کم ہو جائے گا یعنی کہ تیز رفتار سواریاں آجائیں گی وغیرہ وغیرہ۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج کے مسلمانوں کی حالت دیکھ لیں کیونکہ انہوں نے وقت کے امام کا انکار کیا ہے اسی لئے ان کی حالت دن بدن بگڑتی جارہی ہے۔ انہیں امن کی تلاش ہے۔ یہی وہ نشانیاں ہیں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔ یہ ان مسلمانوں کے لئے قیامت کا ہی دن ہے۔ ہمیں حدیث کے اصل مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ جب تم امام مہدی کا زمانہ پاؤ تو اس کے پاس جانا اور اسے میرا اسلام پہنچانا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر سے گزر کر گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ لیکن اس کے برعکس مسلمانوں نے وقت کے امام کو ماننے سے انکار کر دیا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ جنہوں نے اللہ کے بھیجے ہوئے کو مان لیا ہے انہیں مسلسل ظلم کا نشانہ بھی بنا رہے ہیں۔

اس پر مسز سعود رزاق صاحبہ نے کہا کہ حضور انور نے قیامت کے دن کی نشانیوں کی جو وضاحت بیان فرمائی ہے وہ بالکل درست ہے۔ حضور اگر اجازت دیں تو اس میں یہ بھی شامل کر دیا جائے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ عورت اور مرد کی پہچان کی تمیز نہیں رہے گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بالکل اس کا اضافہ بھی کر سکتی ہیں۔ آپ کو تو میں پچھلی ملاقات کے دوران ''احمدیت کی سفیر'' قرار دے چکا ہوں۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ احمدیوں کو غیر مسلم کیوں کہا جاتا ہے اور کسی کو غیر مسلم قرار دینے کا حق کس کو ہے؟ اسکے جواب میں حضور انور نے فرمایا کیوں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے بعد آنے والے امام مہدی اور مسیح موعود جس کو آنحضرت ﷺ نے نبیُّ اللہ کہا مان

چکے ہیں۔ جبکہ دوسرے مسلمانوں کے مطابق ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ مگر یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کے مطابق ہر وہ کلمہ گو مسلمان ہے جس نے لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا اقرار کیا۔ ایک اور حدیث میں صرف لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کے الفاظ بھی ہیں۔ حضور انور نے حضرت اسامہؓ والا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک جنگ میں انھوں نے اس شخص کو قتل کر دیا تھا جس نے کلمہ طیبہ کا اقرار کرلیا تھا۔ اور جب آنحضرت ﷺ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے حضرت اسامہؓ سے استفسار فرمایا۔ جس پر انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اس شخص نے موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا۔ ان کے اس جواب پر آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا کہ کیا تم نے اس کا سینہ چیر کر دیکھا تھا؟ حضور انور نے فرمایا پس مسلمان کی یہ جو تعریف آنحضرت ﷺ نے خود بیان فرمائی ہے۔ اس کے بعد کوئی حق نہیں رکھتا کہ وہ اس تعریف سے ہٹ کر اپنی مرضی سے مسلمان کی کوئی اور تعریف کرے۔ اور کسی کو کوئی اختیار حاصل نہیں کہ وہ کسی کلمہ گو کو غیر مسلم قرار دے۔

دنیا میں قیام امن کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم کے اگر اس ایک حصہ کو لے کر ہی اس پر عمل پیرا ہوا جائے تو دنیا میں ایک پر امن معاشرے کا قیام عمل میں آسکتا ہے اور وہ ہے ''ہمسائے کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھنا''۔ اور اس کی اہمیت کا اندازہ ہم آنحضرت ﷺ کی اس حدیث سے کر سکتے ہیں جس میں آپؐ نے فرمایا ''جبرائیل مجھے ہمیشہ ہمسائے سے حسن سلوک کی تاکید کرتا آرہا ہے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال گزرا کہ کہیں ہمسائے کو وراثت میں بھی حصہ دار نہ بنا دیا جائے''۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سو گھروں تک ہمسائیگی کی حد بیان فرمائی ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر اس طرح ہر سو سو گھر کے بعد ہمسائیگی کی حدود مقرر ہوتی جائیں تو پھر یہ حد گلیوں، محلوں، قصبوں، شہروں اور ملکوں تک جا پہنچتی ہے جس سے دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ جماعت کی ترقی کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی روشنی میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عیسائیت نے تو تین سو سال کے بعد ترقی کی تھی اور جماعت احمدیہ کو تین سو سال سے پہلے ہی غلبہ نصیب ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

مسز سعود رزاق صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ ایک دفعہ انہیں بیلجیئم میں عربوں کی طرف سے منعقد کی جانے والی ایک کانفرنس میں شامل ہونے کا موقع ملا جس میں ''اسلام اور ڈیموکریسی'' پر بحث ہوئی۔ اس کانفرنس میں ایک تاریخ دان نے احادیث کی ثقاہت کے بارے میں اعتراض کیا جس پر وہاں موجود علماء نے غصے کا اظہار کیا اور جب مَیں نے بولنا چاہا تو علماء نے مجھے یہ کہہ کر روک دیا کہ تم عورت ہو تمہیں بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ جبکہ جماعت احمدیہ میں عورت کو رائے دہی کا پورا موقع دیا جاتا ہے اور یہ چیز جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فرق کو ظاہر کرتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ نے عورت کو رائے دہی کا حق دیا ہوا ہے اور یہ حق آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ باقی یہ فرق اس لئے ہے کہ یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی اصل تعلیمات کو بھلا چکے ہیں۔ اور یہی امام مہدی کے آنے کی وجہ تھی کہ وہ آکر اسلام کی تعلیم کو اصل حالت میں قائم کرے۔ پھر حضور انور نے فرمایا جہاں تک حدیث کا تعلق ہے ہر وہ حدیث جو قرآن کریم کی تائید و تشریح کرتی ہے وہ درست ہے اور جو بات قرآنی تعلیمات سے ٹکرائے یا اس کے مخالف ہو وہ حدیث نہیں ہو سکتی۔ مس لیلی صاحبہ نے حضور انور سے عرض کی کہ میں جب بھی علماء کے پاس کوئی سوال لے کر گئی ہوں تو ذہنی سکون نہیں ملا۔ اس پر حضور انور نے ان کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سکون عطا فرمائے۔ آپ کو ایمانی اور روحانی حالت میں ترقی دے۔ آخر پر حضور انور نے انڈونیشیا سے تعلق رکھنے والے مہمان جو کئی دہائیوں سے بیلجیئم میں آباد ہیں کی خیریت دریافت فرمائی۔ خواتین کے ساتھ سوال و جواب کی یہ دلچسپ محفل قریباً 45 منٹ جاری رہی۔ حضور انور جب یہ مجلس برخاست کرنے کے بعد کمرے سے باہر تشریف لائے تو وہاں حضور انور کے دیدار کے لئے کھڑے نائیجر، گھانا، اسپین اور بیلجیئم کے احباب کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا۔ مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ بیلجیئم نے ایک بیلجیئن نیشنل نوجوان Dr Pieter Jan کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ ہمارے زیر تبلیغ ہیں۔ اس پر اس نوجوان ڈاکٹر نے کہا کہ مَیں تو احمدی ہو چکا ہوں۔ وہ اس طرح کہ گذشتہ دنوں جلسہ سالانہ یو۔کے کے موقع پر ہونے والی عالمی بیعت کی تقریب جو MTA پر آرہی تھی مَیں دیکھ رہا تھا۔ اس وقت ٹی وی کی اسکرین پر ہی ہاتھ رکھ کر مَیں نے بیعت کرلی تھی۔ اس پر حضور انور نے از راہ شفقت انہیں نماز مغرب و عشاء کے بعد دستی بیعت کا شرف بھی عطا فرمایا: 9 بج کر 35 منٹ پر حضور انور نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء پڑھائی۔ نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفلق اور دوسری رکعت میں سورۃ الناس جب کہ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الضحی اور دوسری رکعت میں سورۃ الم نشرح کی تلاوت فرمائی۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جماعت بیلجیئم سے تعلق رکھنے والے اٹھارہ بچے اور بچیوں کی تقریب آمین عمل میں آئی جنہوں نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا تھا۔ چونکہ اس کی قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے منظوری نہیں لی گئی تھی اس لئے تقریب شروع ہونے سے پہلے حضور انور نے مکرم امیر صاحب اور مبلغ انچارج بیلجیئم کو اس قسم کے پروگرام کی قبل از وقت منظوری حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے ہر بچے کو باری باری بلا کر قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا۔ ان خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں۔ عزیزم عبدالرحمان سیٹھی، عزیزہ صبغۃ الرحمان سیٹھی، عزیزم نجیب احمد ظفر، عزیزم لبید احمد ظفر، عزیزہ عائزہ چوہان، عزیزم مبارز احمد، عزیزم بہزاد اقبال، عزیزہ شکیلہ فاطمہ، عزیزم شان قمر، عزیزم وشال باسط، عزیزہ امۃ السبوح، عزیزم فراز احمد اعلیٰ، عزیزم شاہجہاں منصور، عزیزم عبدالسلام، عزیزہ فریحہ، عزیزہ عریشہ محمود، عزیزہ عطیہ زاہدہ، عزیزم سفیر احمد۔ تقریب مکمل ہونے پر حضور انور نے بچوں سے فرمایا کہ آپ کی آمین کی دعا بیعت کی دعا میں ہی شامل ہو جائے گی۔

تقریب بیعت

حضور انور نے مکرم Dr Pieter Jan جن کا ذکر اوپر آچکا ہے سے دستی بیعت لی اور آخر میں پرسوز دعا کروائی۔ اس موقع پر مارکی میں موجود احباب نے نعرے بلند کئے۔ جس پر حضور انور نے انہیں ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے رات کے وقت نعرے نہ لگانے کی ہدایت فرمائی۔ آخر پر حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے نظمیں گا کر حضور انور کا استقبال کیا۔ اس طرح حضور انور بیلجیئم تشریف لانے کے بعد تمام تر وقت مسلسل جماعتی امور کی انجام دہی میں گزارنے کے بعد اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ آج دن بھر سخت گرمی رہی۔ برسلز میں درجہ حرارت تیس سینٹی گریڈ رہا۔

(باقی آئندہ) (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۴ ستمبر ۲۰۰۹)

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ از صفحہ ۲

ہے۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اس سال جس شخصیت کا نام منتخب کیا گیا ہے وہ ہیں جناب لارڈ ایوبری (Lord Avebury)۔

جناب لارڈ ایوبری نے 1976ء میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے یو کے میں ایک کمیٹی قائم کی اور 31 سال تک آپ اس کے چیئرمین رہے اور اب وائس چیئرمین ہیں۔ اس کمیٹی نے مختلف ممالک کے مظلوم عوام کی مدد کی ہے اور گزشتہ دنوں اس کمیٹی نے ایک وفد پاکستان بھجوایا اور جماعت احمدیہ کے ساتھ جو غیر انسانی سلوک خاص طور پر ربوہ میں کیا جارہا ہے اس کی تحقیق کر کے ایک رپورٹ شائع کی جس کا عنوان ہے:

Rabwah - A Place for Martyres

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ لارڈ ایوبری اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ اس لئے آئندہ کسی اور موقع پر حضور انور انہیں اپنے دست مبارک سے انعام سے نوازیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

5:25 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

آخر میں حضور انور نے دعا کروائی اور دعا کرانے سے پہلے فرمایا تمام واقفین زندگی اور مالی قربانی کرنے والوں، اسیران راہ مولیٰ، شہداء احمدیت اور مشکلات میں مبتلا سب لوگوں کو دعا میں یاد رکھیں۔ 6:50 بجے پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دعا کے بعد جلسہ سالانہ کی حاضری کے متعلق اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ بفضلہ تعالیٰ 84 ملکوں سے 27500 احباب اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ الحمدللہ علی ذلک۔

اس کے بعد عرب، افریقن، بنگالی اور اردو بولنے والے احمدیوں نے اپنی اپنی زبان میں نظمیں پیش کیں۔ اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے الفاظ کے ساتھ حضور انور مردانہ جلسہ گاہ سے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے مختلف زبانوں میں پُرجوش نظمیں اور ترانے پیش کئے اور نعرے بھی لگائے۔ اور اس طرح خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا دوسرا جلسہ سالانہ برطانیہ عظیم الشان برکات عطا کرتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علی ذلک۔

معاصرین کی آرا:.....................

چندریان 1 کی انقلابی دریافت

''بھارت کا اپنے خلائی سائنسی پروگرام پر فخر کرنا قدرتی ہے۔ کیونکہ خلاء کی سب سے انقلابی اور حیرت انگیز دریافت ہمارے ہی پہلے چندریان 1 سے ممکن ہوسکی ہے۔ کچھ سال قبل بھارت کی خلائی تنظیم ISRO (اسرو) نے زمینی دوائر میں خلائی اسٹیشن نصب کرنے میں اپنی قابلیت ثابت کرنے کے بعد اب چاند پر اپنا پہلا خلائی جہاز چندریان 1 کو بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تب شاید اُس نے بھی اُمید نہیں کی تھی کہ اس مہم کے نتیجہ میں چاند پر پانی کی وافر موجودگی کے ثبوت ملیں گے۔ یہاں تک کہ چندریان 1 سے معین اور وقت اعلانیہ سے قبل رابطہ منقطع ہو جانے کی وجہ سے جو نا اُمیدی محسوس کی جارہی تھی وہ چاند پر پانی کی غیر متوقع دریافت سے فخر اور خوشی میں تبدیل گئی ہے۔

چاند کی سطح پر پانی کی موجودگی کیمیاوی مادہ کی شکل میں ہے۔ جسے استعمال میں لانے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ یہ دریافت بے شمار توقعات سے پُر ہے۔ اسکی اُس واقعہ سے بھی زیادہ اہمیت ہے جب چالیس سال قبل ''نیل آرم اسٹرانگ'' نے پہلی بار چاند پر تاریخ ساز قدم رکھا تھا۔ تب وہ مشن کتنا ہی حیرت انگیز رہا ہو لیکن وہ اُس پر زندگی کے امکان کو تلاش کرنے میں ناکام رہا تھا۔ اسی لئے اس کے بعد چاند کی مدار میں تحقیقات میں دلچسپی کم ہوتی گئی۔ کچھ سال قبل ہمارے پہلے چاند پر جانے کی مہم کے ساتھ دنیا نے ایک بار پھر چاند کی طرف رُخ کیا۔ اب پانی کی اس دریافت کے بعد سائنسدانوں کیلئے چاند ایک بار پھر لامحدود امکانات سے معمور کُرہ بن گیا ہے۔ سب سے پہلے تو سائنسدان آئندہ کی تحقیقات کیلئے چاند پر ایک مستقل اسٹیشن بنانے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ جہاں خلائی مسافروں کا ایک وفد سات آٹھ دن یا عشرہ رہ کر کام کر سکے۔ امریکی خلائی تنظیم ناسا پہلے ہی ۲۰۱۸ء تک ایک ایسا اسٹیشن بنانے کی مہم پر کام کر رہی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اب وہ اس کیلئے اتنا لمبا انتظار کرنا مناسب نہ سمجھے۔ بھارت، چین، جاپان کی طرح دیگر ترقی یافتہ ممالک بھی چاند پر تحقیقات کے میدان میں آگے آسکتے ہیں......''

(ترجمہ از: دینک بھاسکر مورخہ ۲۵ ستمبر ۲۰۰۹)

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 18480: میں اے خلیل احمد ولد مکرم علیم اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی عمر 20 سال ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 20.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: طاہر احمد یادگیر العبد: اے خلیل احمد گواہ: جاوید احمد لون

وصیت نمبر 18481: میں عالمگیر خان ولد مکرم اختر مین خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 23 سال ساکن ہوگلہ ڈاکخانہ چندپالا ضلع 24 پرگنہ دکھن صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ آبائی جائیداد: 150 ڈسمل زمین۔ چار لاکھ۔ ساڑھے بیاسی ڈسمل زمین پر باغ قیمت پانچ لاکھ روپے۔ پانچ ڈسمل زمین گھر سمیت پندرہ ہزار روپے۔ تالاب کی قیمت ایک لاکھ روپے۔ اس میں آٹھ بہن بھائی شریک ہیں ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد سلیم العبد: عالم گیر خان گواہ: شیخ محمد علی مبلغ

وصیت نمبر 18482: میں محمد عبد اللطیف ولد مکرم محمد محسن شیخ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 46 سال ساکن تگارکوئل پاڑا ڈاکخانہ قابل پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زرعی زمین 25 ڈسمل قیمت بیس ہزار روپے۔ رہائشی کچا مکان ۵ ڈسمل قیمت -/25000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد عبد اللطیف گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18483: میں خیر الاسلام ولد مکرم ابو الحسین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1997 عمر 50 سال ساکن رومی ماری ڈاکخانہ حسن پور ضلع مرشدآباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: دس ڈسمل زمین قیمت 50 ہزار روپے۔ 27 ڈسمل زمین قیمت 80 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: لیاقت علی العبد: خیر الاسلام گواہ: محمد جبل الدین شیخ

وصیت نمبر 18484: میں بادشاہ شیخ ولد مکرم عزیز الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1993ء عمر 30 سال ساکن راج کھنڈ ڈاکخانہ مہرل انت پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زرعی زمین 33 ڈسمل قیمت -/20000 روپے۔ والدہ کی طرف سے پانچ ڈسمل زمین جس کی مالیت 30 ہزار ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3554 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: بادشاہ شیخ گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18485: میں ابو البشر ولد مکرم عبد المقید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 2000 عمر 38 سال ساکن کوکھوڑا ڈاکخانہ دیحا ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: پانچ ڈسمل زمین قیمت -/12500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: لیاقت علی العبد: ابو البشر گواہ: محمد جبل الدین شیخ

وصیت نمبر 18486: میں محمد بنی اسرائیل ولد مکرم صفدر علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1999 عمر 39 سال ساکن ملکی پالاسی ڈاکخانہ سوکی ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 66 ڈسمل زمین قیمت 60 ہزار روپے۔ 4 ڈسمل پر مکان مشترکہ جس کا ابھی بٹوارہ نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد بنی اسرائیل گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18487: میں عرض الدین شیخ ولد مکرم شمس الدین شیخ مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 2001 عمر 47 سال ساکن بتھان گاچھی ڈاکخانہ بھورولیا ضلع ندیا صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 100 ڈسمل زمین قیمت -/1,12,000 روپے۔ 9 ڈسمل زمین پر کچا مکان قیمت -/60000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ضیاقت علی العبد: محمد عرض الدین شیخ گواہ: محمد جبیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18488: میں رضاء الکریم ولد مکرم جاوید علی شیخ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1999ء عمر 50 سال ساکن تیج سنگھ پور ڈاکخانہ تیج پور سنگھ ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: تین بیگھہ زمین ترکہ والد صاحب مالیت -/10000 روپے۔ آبادئی گھر کی ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: رضاء الکریم گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18489: میں حاجی یوسف ولد مکرم محمد حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 2000ء عمر 40 سال ساکن بدر پور ڈاکخانہ بوالیاڈانگا ضلع مرشدآباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11.2.08 صیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 66 ڈسمل زمین قیمت -/1,20,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: لیاقت علی العبد: حاجی یوسف گواہ: محمد جبیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18490: میں عبد المالک ولد مکرم غلام نبی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 52 سال ساکن تالگرام ڈاکخانہ تالگرام ضلع مرشدآباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ آبائی جائیداد: 100 ڈسمل زمین قیمت 40 ہزار روپے۔ ابھی اس کا ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3844 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: عبد المالک گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18491: میں محمد ستاب الدین ولد مکرم عبد الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 2000ء عمر 42 سال ساکن چاتر ڈاکخانہ رانی نگر ضلع مالدا صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 26 ڈسمل زمین مالیت -/4000 میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد ستاب الدین گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18492: میں مفصل حق ولد مکرم چہار الدین شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم تاریخ بیعت 2000ء عمر 43 سال ساکن فرید پور ڈاکخانہ فرید پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 187 ڈسمل زمین میں کچھ والدین سے ترکہ بھی شامل ہے مالیت -/140000 روپے۔ رہائش مکان 70 ڈسمل مشترکہ قیمت -/70,00000 روپے جس کی ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: مفصل حق گواہ: محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18493: میں محمد عثمان غنی ولد مکرم محرم شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت و معلم تاریخ بیعت 1998ء عمر 41 سال ساکن ملکی پوس ڈاکخانہ ملکی پوس ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: دو بیگھہ زرعی زمین مالیت 80 ہزار روپے۔ 4 ڈسمل زمین پر کچا مکان مالیت 25 ہزار روپے۔ زرعی زمین سے سالانہ آمدن -/5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: محمد عثمان غنی گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18494: میں محمد ناظم الدین ولد مکرم نورج شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1998ء عمر 52 سال ساکن جھولن پور ڈاکخانہ رسول پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
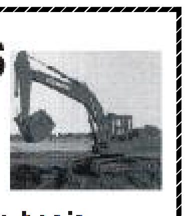
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں''

میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 54ڈسمل زمین زرعی مالیت -/32000 روپے تین ڈسمل پر مکان بنا ہے مالیت -/15000 روپے۔ زمین اور مکان والدین سے ورثہ میں ملا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد ناظم الدین　　گواہ: محمد علی مبلغ

وصیت نمبر 18495: میں محمد ابوالکلام آزاد ولد مکرم ظہیر الدین منڈل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1999ء عمر 40 سال ساکن شری رام پور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 8/1/4 ڈسمل پر مکان قیمت -/1,75,000 روپے۔ آبائی جائیداد 132 ڈسمل قیمت 2 لاکھ 40 ہزار روپے۔ جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3670 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سرور الدین　　العبد: ابوالکلام آزاد　　گواہ: شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18496: میں محمد نجیب الحق ولد مکرم کوثر علی مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1989ء عمر 45 سال ساکن کولن کاسی پور پاؤ ڈاکخانہ کولن رادھا کانت پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی　　العبد: نجیب الحق　　گواہ: محمد جلیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18497: میں عاصم الدین ولد مکرم حسن شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1993ء عمر 32 سال ساکن راج کھنڈ ڈاکخانہ مہرل اننت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: دس ڈسمل زرعی زمین ایک کچا مکان 3 ڈسمل زمین پر واقع۔ مالیت پانچ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: عاصم الدین　　گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18498: میں غلام رسول ولد مکرم قیوم الدین شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 2001 عمر 45 سال ساکن بابلہ بونہ ڈاکخانہ پی ٹی رسول پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی　　العبد: غلام رسول　　گواہ: محمد جلیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18499: میں پیر رضوان الحق ولد مکرم پیر مولانا علیم الدین مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازت تاریخ بیعت 1997ء عمر 60 سال ساکن گورائی پور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 30 ڈسمل زمین قیمت 30 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی　　العبد: محمد رضوان الحق　　گواہ: محمد حبیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18500: میں غلام ربانی ولد مکرم عظیم الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1999ء عمر 36 سال ساکن کوپیلہ ڈاکخانہ کوپیلہ ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 5 ڈسمل زمین قیمت 10 ہزار روپے۔ 5 ڈسمل زمین پر ایک پکا مکان قیمت ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی　　العبد: غلام ربانی　　گواہ: شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18501: میں عارف حسین ولد مکرم ابوالقاسم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 23 سال ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 264 ڈسمل زمین پر ایک گھر قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے جس میں دو بھائی تین بہنیں حصہ دار ہیں۔ اس کا بھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی　　العبد: عارف حسین　　گواہ: محمد جیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18502: میں عبدالاحد ولد مکرم عبدالستار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 2000ء عمر 27 سال ساکن رگھور پکور ڈاکخانہ بیسور ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 10.02.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ساڑھے چھیاسی ڈسمل موجودہ قیمت دو لاکھ روپے۔ علاوہ ازیں 533 ڈسمل آبائی زمین جس کی قیمت -/960000 روپے ہے میں چار بھائی تین بہنیں حصہ دار ہیں ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سرور الدین　　العبد: عبدالاحد　　گواہ: شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18503: میں عبدالکبیر ولد مکرم مرجم حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1992ء عمر 40 سال ساکن گورائی پور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ 16 ڈسمل زمین جس پر ایک مکان ہے قیمت 30 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی　　العبد: عبدالکبیر　　گواہ: محمد جیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18504: میں فراہم احمد ولد مکرم دوست محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1999ء عمر شنکر پور سال ساکن شنکر پور ڈاکخانہ شنکر پور ضلع مرشید آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شفیق العالم　　العبد: فراہم احمد　　گواہ: شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18505: میں رفیق الاسلام ولد مکرم حرموز شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1996ء عمر 45 سال ساکن ساہو پاڑا ڈاکخانہ ساہی شیر پور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 33 ڈسمل زمین قیمت 30 ہزار روپے۔ 3 ڈسمل زمین پر کچا مکان قیمت -/5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی　　العبد: رفیق الاسلام　　گواہ: شیخ محمد علی

وصیت نمبر 18506: میں حکیم شیخ ولد مکرم مطیع الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 2001 عمر 35 سال ساکن سانتی پور ڈاکخانہ سانتی پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ آبائی مکان 5 ڈسمل پر ہے قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لیاقت علی　　العبد: حکیم شیخ　　گواہ: محمد جیل الدین شیخ

وصیت نمبر 18507: میں محمد قمر الدین ولد مکرم محمد لوٹن علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1999ء عمر 55 سال ساکن بھاگ پونس ڈاکخانہ سنتہ ہاٹ ضلع کشن گنج صوبہ بہار بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد قمر الدین　　گواہ: محمد علی مبلغ

وصیت نمبر 18508: میں حفیظہ بی بی زوجہ مکرم عزیز الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 31 سال ساکن ڈائمنڈ ہاربار ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربار ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 6.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ناک پھول نصف گرام، چوڑی چار گرام، گلے کا ہار تیس گرام، کان کی بالیاں دس گرام، انگوٹھی اڑھائی گرام۔ اور حق مہر 100 روپے۔ کل قیمت -/48101 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: حفیظہ بی بی　　گواہ: مفیض الرحمٰن

وصیت نمبر 18509: میں محمد عارف الحق ولد مکرم عبدالمنان شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 2001 عمر 38 سال ساکن حکم پور ڈاکخانہ مکتی نگر ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ذاتی 9 ڈسمل زمین قیمت -/15000 روپے۔ آبائی جائیداد 49 ڈسمل قیمت 60 ہزار روپے جس میں ایک بہن اور چار بھائی حصہ دار ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلیم　　العبد: محمد عارف الحق　　گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 18510: میں جمال حسین ولد مکرم محمد بھاشا شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1980 عمر 42 سال ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 13 ڈسمل زمین قیمت 16 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: جمال حسین　　گواہ: محمد علی مبلغ سلسلہ

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 8th october 2009 | Issue No. 41

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

ابتلاؤں اور امتحانوں میں عقلمندی اور ایمان کا تقاضہ ہے کہ اس ہستی سے تعلق پہلے سے زیادہ بڑھے جو جائے پناہ بھی ہے اور ان ابتلاؤں اور امتحانوں سے نجات دلانے والی بھی ہے

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ محض اپنے فضل سے ہر احمدی کو مشکلات سے بچائے لیکن اگر الٰہی تقدیر کے مطابق کسی کو امتحان سے گزرنا ہی پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ صبر اور دعا کے ساتھ اس سے گزرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ ہماری رہنمائی بھی فرماتا رہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ ۲/اکتوبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ وَلَا تَقُوْلُوا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔

(سورۃ البقرہ آیت: ۱۵۳ تا ۱۵۷)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

پھر فرمایا: یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے ان مومنوں کا نقشہ کھینچا ہے جو جب کسی ابتلاء یا امتحان میں پڑتے ہیں تو ان کا ایمان کبھی ڈانواں ڈول نہیں ہوتا بلکہ ابتلاؤں کے ساتھ ان کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور پہلے سے زیادہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو صبر اور صلوٰۃ کی تلقین فرمائی ہے۔ گویا یہ دو خصوصیات مومن میں ہونی چاہئیں خاص طور پر ان کا اظہار مشکلات کے وقت میں ہونا چاہئے۔

فرمایا: صبر کے ایک معنے یہ ہیں کہ انسان تکلیف پہنچنے پر شکوؤں اور رونے دھونے سے بچے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ابتلاء پر شکوے نہ کرے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ ثبات قدم دکھاؤ۔ تیسرے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے عمل کرو۔ پھر ایک معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نواہی سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

پھر صبر کے ساتھ صلوٰۃ کا لفظ استعمال کرکے دعاؤں کی طرف مزید توجہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے مختلف لغات کے معنوں کے لحاظ سے صلوٰۃ کی تفصیل بیان فرمائی۔

فرمایا: اس آیت میں ایک حقیقی مسلمان کی یہ خوبی بیان کی گئی ہے کہ ہمیشہ ابتلاء میں کامل صبر کے ساتھ اور حوصلے سے تکالیف کے دور کو برداشت کرو کسی حالت میں بھی تمہارے نیک اعمال بجالانے اور اعلیٰ خلق کے اظہار میں کمی نہ آئے اور نمازوں، دعاؤں، ذکر الٰہی اور درود پڑھنے کی طرف اس ابتلاء کے دور میں زیادہ توجہ دو اور اس سوچ اور عمل کے ساتھ جب خدا تعالیٰ سے مدد مانگو گے اور استقلال کے ساتھ اس پر قائم رہو گے تو پھر ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ ابتلاؤں کا دور جو عارضی ہے تمہیں کامیابیوں سے ہمکنار کرے گا۔ ایک مومن کا آخری سہارا تو خدا ہی کی ذات ہے۔ پس جب ایک احمدی مسلمان کا خدا تعالیٰ پر ایمان بالغیب ہے تو اس بات پر بھی کامل یقین ہونا چاہئے کہ میرا ہر حال میں سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہے پس ابتلاؤں اور امتحانوں میں عقلمندی اور ایمان کا تقاضہ ہے کہ اس ہستی سے تعلق پہلے سے زیادہ بڑھے جو جائے پناہ بھی ہے اور ان ابتلاؤں اور امتحانوں سے نجات دلانے والی بھی ہے اور جب ابتلاؤں میں صبر اور دعاؤں میں ایک خاص رنگ رکھ کر ہم خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں گے تو وہ جو سب پیار کرنے والوں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے اور ماں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ہے فرماتا ہے کہ میں صبر کرنے والے اور دعا مانگنے والے کی مدد کروں گا لیکن اگر تم میری مدد چاہتے ہو تو تمہیں بھی استقلال کے ساتھ میری بندگی کا حق ادا کرنا ہوگا۔ اور بندگی کا حق تب ادا ہوگا کہ جب ابتلاؤں میں اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو گے اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ گے۔ فرمایا یہ ذمہ داری ہے آج ہر احمدی کی۔

اس کے بعد حضور نے پاکستان، عرب ممالک اور ہندوستان کے بعض مقامات میں احمدیت کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے حالات میں پہلے سے بڑھ کر ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرو اور ظاہری اعمال کو بھی بہتر کرو اور عبادتوں کے معیار بھی بہتر کرو اور پھر دیکھو کس طرح خدا تعالیٰ تمہاری مدد کو آتا ہے۔

حضور انور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں حضور نے صبر اور صلوٰۃ کی بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی ہے۔ پھر فرمایا کہ دعاؤں میں ایک خاص اضطراب پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور جب اضطراب پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ اپنے بندے کے حق میں بہترین رنگ میں دعا قبول فرماتا ہے۔

فرمایا: جو دعائیں ایک خاص اضطراب میں کی جائیں وہ ایک ایسا رنگ لانے والی ہوتی ہیں جو دنیا میں انقلاب برپا کر دیا کرتی ہیں اور جن کو خدا کے راستہ میں ابتلاؤں اور امتحانوں سے گزرنا پڑ رہا ہو، ان سے زیادہ خدا تعالیٰ کو کون پیارا ہوسکتا ہے کیونکہ وہ اس کے لئے تکلیف برداشت کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو خوشخبری دی کہ تم صبر اور دعاؤں سے ان ابتلاؤں کو برداشت کرتے چلے جاؤ۔ ایک دن تم ہی زمین کے وارث کئے جانے والے ہو۔ فرمایا آج کل کے یہ امتحان جن سے احمدی گزر رہے ہیں یہ قربانیاں جو کر رہے ہیں یہ ضائع جانے والی نہیں۔ انشاء اللہ رنگ لانے والی ہیں۔

فرمایا: ہمارا کام یہ ہے کہ بغیر کسی شکوہ کے اس کی مدد مانگتے ہوئے امتحانوں سے گذرتے چلے جائیں۔ اللہ کی خاطر ابتلاؤں سے گزرنے والوں کی انتہاء جان کی قربانی تک جاسکتی ہے اور جو لوگ اللہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کرتے ہیں ان کا جان قربان کرنا عام آدمی کے قتل کی طرح نہیں ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں بھی قربانیوں کی ہمیں بے انتہا مثالیں نظر آتی ہیں اور جب مسلمانوں پر جنگیں ٹھونسی گئیں اس وقت بھی بے انتہا مسلمانوں نے اپنی جان کے نذرانے پیش کئے اور ان سب نے خدا کے دین کی بقاء اور توحید کے قیام کیلئے ہی اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ پھر خدا تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے والوں کے متعلق فرمایا کہ انہیں مردہ مت کہو وہ تو زندہ ہیں۔ جہاں خدا تعالیٰ کے ہاں ہر آن جانیں قربان کرنے والوں کے اجر بڑھتے چلے جاتے ہیں وہاں ان کی قربانیوں کو یاد کرکے مومنوں کی جماعت نے ان کے ناموں کو زندہ رکھا اور زندہ رکھنا چاہئے کیونکہ ان شہداء کے ناموں کو زندہ رکھنا جماعت مومنین کی زندگی کی بھی ضمانت بن جاتا ہے اور جب قوم میں قوم کی خاطر جان دینے والے ہوں تو وہ قومیں مرا نہیں کرتیں اور پھر جو خدا کے دین کی خاطر اپنی جان قربان کرنے والے ہوں ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات ہوتی ہیں۔

فرمایا: آج مسیح موعودؑ کے زمانہ میں تو مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہے تو کیا خدا کی راہ میں اب کوئی قتل نہیں ہوتا جو مرنے کے بعد خود بھی ہمیشہ کی زندگی پائے اور مومنوں کی زندگی کے بھی سامان کرے فرمایا: جب آخرین نے اولین سے ملنے کے معیار قائم کرنے تھے تو یقیناً خدا تعالیٰ کی راہ میں جانوں کے نذرانے بھی پیش کرنے تھے جو انہوں نے کئے اور آج تک پیش کر رہے ہیں اور ہر شہید احمدی کے خون کا ہر قطرہ جہاں ان کی اُخروی زندگی میں درجات کو بلند کرتا جا رہا ہے وہاں جماعتی زندگی کے بھی سامان پیدا کرتا جا رہا ہے۔

فرمایا: اگر دشمن سمجھتا ہے کہ ہم اس سے جماعتی زندگی اور ان کے ایمانوں کو کمزور کر رہے ہیں تو یہ دشمن کی بھول ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو انقلاب پیدا فرمایا ہے وہ جانی اور مالی نقصان سے رکنے والا نہیں ہے۔ اب اللہ کی تقدیر نے فیصلہ کیا ہے کہ اسی جماعت نے اللہ کے دین کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ فرمایا پس آج بھی جماعت کی خاطر دی جانے والی ہر شہادت جماعت کے ہر فرد مرد و عورت بچے بوڑھے میں ایک نئی روح پھونکتی ہے۔ ہر شہادت کے بعد احباب جماعت کی طرف سے آنے والے خطوط میں اخلاص و وفا کے نئے انداز پیش کئے جاتے ہیں۔ پس یہ مخالفتیں بھی ہمیں ترقی کی طرف لے

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں